بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

طلبہ کی خدمت میں چند گذارشات...........	حضرت مولانا سلیم اللہ خان...........	۳
جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں خطاب...........	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری...	۵
وزارت داخلہ حکومت پاکستان کا خط...........	ادارہ...........	۲۱
دینی جماعتوں کے لیے لمحہ فکریہ...........	حضرت مولانا محمد صدیق...........	۱۵
قواعد وضوابط برائے ملحقہ مدارس...........	مولانا عبدالمجید...........	۲۷
فہرست نمائندگان وفاق برائے سرکاری رجسٹریشن.......	ادارہ...........	۳۰
اسلام اور ریاست...........	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری...	۴۰
مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی مطبوعہ تصانیف...........	ڈاکٹر ادریس سومرو...........	۴۴
اخبارالوفاق...........	ادارہ...........	۵۲
پریس ریلیز...........	ادارہ...........	۵۶
خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ مرحوم...........	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری...	۶۱
وفیات...........	ادارہ...........	۶۳

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر-سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر-ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 25 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 300 روپے

monthlywifaq@gmail.com

کمپوزنگ: محمد ساجد میمن

طلبہ کی خدمت میں چند گذارشات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[مورخہ: ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ/۳ فروری ۲۰۱۵ء بروز منگل حضرت صدر وفاق مدظلہ نے جامعہ خیر المدارس ملتان میں دورہ حدیث کے طلبہ سے خطاب فرمایا اور اجازتِ حدیث مرحمت فرمائی، حضرت کا یہ خطاب، جسے محمد صدیق الوری صاحب نے جمع فرمایا، قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے.......................................ادارہ]

آج اس اجتماع کا اہتمام مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے صاحبزادہ کی درخواست اور خواہش پر کیا گیا ہے۔ قاری صاحب کے ساتھ میرا واسطہ اور تعلق ایک طویل مدت سے قائم ہے (قاری صاحب نے اپنے خطاب میں اس تعلق کی مدت تقریباً 36 سال بتلائی ہے) اور اس مدت کے اندر انہوں نے مجھے راحت پہنچانے کی اور میری مشکلات کو حل کرنے کی پوری پوری کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کا تقاضا یہ تھا کہ میں ان کی خواہش کو رد نہ کر پایا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

آپ سے مجھے ایک بات عرض کرنی ہے، وہ یہ کہ میں نے ''بخاری شریف'' مکمل اور ''ترمذی شریف'' جلد اول شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ سے پڑھی اور ان کے ساتھ مجھے تلمذ کی نسبت حاصل ہوئی ہے اور اس نسبت کے بظاہر عنداللہ مقبول ہونے کی ایک علامت یہ مجھے نظر آرہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ''بخاری شریف'' کی خدمت کے لیے ''کشف الباری'' لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

دوسری بات یہ کہ ایک دفعہ خواب میں حضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور تشریف لانے کے بعد مجھ سے کہا کہ آج بخاری میں پڑھاؤں گا۔ چنانچہ ہم دارالحدیث پہنچے، سبق ابھی شروع نہیں ہوا تھا، حضرت نے فرمایا کس کو پڑھاؤں؟ میں نے عرض کیا حضرت ابھی وقت نہیں ہوا۔ جب وقت ہو جائے گا تو ان شاء اللہ طلباء آجائیں گے۔ جب

وقت ہو گیا تو طلباء آ گئے تو ہم سب نے دیکھا کہ ہم بہت خوش ہیں۔ حضرت بھی بہت خوش ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ شرف اور یہ عزت مجھ تک حضرت کی نسبت سے قائم ہوئی۔ آج آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ میں آپ کو روایت حدیث کی اسی طرح اجازت دوں گا جس طرح میرے استاد محترم نے مجھے عطاء کی۔ وہ طلباء جو دورۂ حدیث میں ہیں یا وہ علماء جو دورۂ حدیث پڑھ چکے ہیں ان سب کو میری طرف سے روایت حدیث کی اجازت ہے۔

لیکن ایک بات عرض کرنی ہے وہ یہ کہ آج کل جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں نئے نئے فتنے ''تجدّد'' کے نام سے وجود میں آ گئے ہیں۔ ہماری یہ اجازت صرف ان لوگوں تک محدود ہے جو ''علماء دیوبند'' کے مسلک، مشرب اور طریقہ کار پر قائم ہیں اور اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔

دوسری ایک بات مجھے آپ سے یہ کرنی ہے کہ آپ لوگ (دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یا آپ لوگ (بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یا وہ ہوں (پیچھے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یا یہ ہوں (درمیان والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)............کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھے۔ یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ اللہ بزرگ وبرتر نے آپ کو علوم نبوت حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ یہ معمولی احسان نہیں ہے، یہ معمولی انعام نہیں ہے۔ آپ اس کی جتنی قدر کریں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اتنی ترقی عطاء فرمائیں گے اور اگر آپ نے اس کی ناقدری کی تو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ ومجلس شوریٰ کے اہم اجلاس

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ، صدر وفاق نے وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ وشوریٰ کے اہم اجلاس طلب کر لیے ہیں۔ جن میں دیگر اہم امور کے ساتھ ساتھ موجودہ ملکی صورت حال کے تناظر میں مدارس کے تحفظ و بقاء کے لائحہ عمل پر غور ہوگا۔ مجلس عاملہ کا اجلاس مورخہ 21 ربیع الثانی 1436ھ مطابق 11 فروری 2015ء بروز بدھ صبح دس بجے اور مجلس شوریٰ کا اجلاس 22 ربیع الثانی 1436ھ مطابق 12 فروری 2015ء بروز جمعرات صبح 10 بجے جامعہ دارالعلوم کراچی میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

فیصل آباد ڈویژن کے علماء سے ناظم اعلیٰ وفاق کا خطاب

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۸ جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار، ملک کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد میں، فیصل آباد ڈویژن کے مدارس کے مہتممین کا ایک اجتماع منعقد کیا گیا ہے، جس سے اربابِ وفاق المدارس نے خطاب کیا، اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے پُرمغز خطاب کیا اور "قومی ایکشن پلان" کے بعد حکومت سے اب تک ہونے والی ملاقاتوں اور مذاکرات کی تفصیل اور ملکی صورتحال کا جائزہ پیش کیا......حضرت ناظم اعلیٰ کا یہ خطاب قارئین کی خدمت میں پیش ہے..ادارہ]

الحمد لله: الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على عباده الذين اصطفٰى ،اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تبارك وتعالىٰ:﴿كتب الله لاغلبنّ انا ورسلى ان الله قوى عزيز ٥اولٓئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون﴾ (المجادله : ۲۱،۲۲)

وقال الله تبارك وتعالى:﴿ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لايعلمون ﴾ (المنافقون:۸)

وقال الله تبارك وتعالىٰ:﴿ يرفع الله الذين اٰمنوا منكم والذين اوتواالعلم درجات﴾(المجادله:۱۱)

وقال الله تبارك وتعالىٰ: ﴿ولاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاَعلون ان كنتم مؤمنين ﴾ (آل عمران :۱۳۹)

وقال الله تبارك وتعالىٰ:﴿ هو الذى ارسل رسوله بالهُدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ﴾(الصف :۹)

وقال الله تبارك وتعالیٰ:﴿وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله﴾(الانفال: ۳۹)

وقال الله تبارك وتعالیٰ:﴿ واعتصموا بحبل الله جميعا ولاتفرقوا﴾ (آل عمران: ۱۰۳)

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبی الكريم ونحن على ذلك لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العلمين۔

قابل صد احترام حضرات علماء کرام، دینی مدارس وجامعات کے مہتممین، حضرات اساتذہ کرام وطلباعزیز، بزرگان مکرم، برادرانِ اسلام......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جامعہ امدادیہ میں آمد کا مقصد:......آج بتاریخ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۸ جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان اوراہلسنت والجماعت کی ایک مشہور ومعروف عظیم علمی، دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد میں، فیصل آباد ڈویژن کے مدارس کے مہتممین کی خدمت میں حاضری، ملاقات اور گفتگو کا شرف حاصل ہورہا ہے۔ میں آپ سب حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ مختصر اطلاع پر قُرب وجوار اور دُور دراز سے اپنی تمام تر انتظامی، تدریسی، علمی اور تبلیغی مصروفیات کے باوجود آپ یہاں تشریف لائے اور شکر گزار ہوں وفاق المدارس العربیہ پاکستان مجلس عاملہ کے رکن جامعہ امدادیہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسئول حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب اور وفاق المدارس کے مسئول شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم جنہوں نے اس اجتماع کا اہتمام فرمایا، آپ حضرات سے رابطے فرمائے اور اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں اپنی تمام تر کوششیں فرمائیں۔ یہاں بہت سے ایسے حضرات موجود ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ ان کا فرداً فرداً نام لے کر شکریہ ادا کروں لیکن وقت کے اختصار کی وجہ سے میں ان سب حضرات کا فرداً فرداً اور آپ کا اجتماعاً شکر گزار ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے ہمارے معاون خاص، رفیق کار، وفاق المدارس العربیہ پاکستان پنجاب کے ناظم حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم موجودہ حالات کی روشنی میں تفصیلات کافی حد تک بیان کرچکے ہیں، اس لیے میری یہ کوشش ہوگی کہ ان کا تکرار نہ ہو، اگر ہو تو بہت ہی ضروری حد تک ہو۔

اس اجتماع کا تعلق پورے ملک سے ہے:......جیسا کہ حضرت مفتی محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ اجتماع اگرچہ فیصل آباد ڈویژن کے چاروں اضلاع جھنگ، چنیوٹ، ٹوبہ، فیصل آباد کے مدارس کے مہتممین کا ہے اور بعض حضرات دیگر اضلاع سے بھی یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں لیکن جو موضوع اور حالات ہیں اس کا تعلق پورے ملک سے ہے اور عین ممکن ہے کہ بہت سے حضرات اپنے بعض عذروں کی بنا پر اس اجتماع میں نہ آسکے ہوں، لہٰذا میری دست بستہ اور دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ اپنے جس ذریعے سے بھی اس اجتماع کی رُوداد کو اور رپورٹ کو ملک میں پھیلا سکتے ہیں اور پہنچا سکتے ہیں، ان کو پہنچائیں۔ حاضرین، غائبین تک اس پیغام کو پہنچادیں تو ان کا احسان ہوگا۔

گفتگو کے تین حصے:......میں نے یہاں بیٹھے ہوئے چند چیزیں مرتب کیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں میں نے اپنی گفتگو کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا حصہ:......ملک کی موجودہ صورتحال میں دینی مدارس پر لگائے جانے والے الزامات اور اعتراضات کیا ہیں؟ اور ان کے بارے میں ہمارا مؤقف کیا ہے؟

دوسرا حصہ:...... مدارس کے ذمہ داران کے ساتھ وابستہ ہے کہ آپ کو اِن حالات میں کن کن اقدامات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے؟

تیسرا حصہ:......اربابِ اقتدار کو، اربابِ حکومت کو اور ملک کی سیاسی قیادت کو بالخصوص صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو اپنا عزم اور اپنا اعلان و پیغام دینا ہے۔

مدرسہ اک بہار کا نام ہے:......چونکہ آپ حضرات خود دینی مدارس اور جامعات سے وابستہ اور ان مدارس اور جامعات کی خدمات سے پوری طرح واقف ہیں اس لیے یہ تحصیلِ حاصل ہوگا کہ میں آپ کے سامنے مدارس کی خدمات رکھوں، کیونکہ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ دینی مدارس کیا خدمات سرانجام دیتے رہے، دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے اور یہ ہماری تاریخ کا وہ روشن باب ہے کہ جن پر ہمیشہ بہار ہی بہار رہے گی، ان شاء اللہ کبھی خزاں نہیں آئے گی۔ مدرسہ اس شاخ کا نام ہے جس پر ان شاء اللہ کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، مدرسہ اس بہار کا نام ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آئے گی، مدرسہ اس روشنی کا نام ہے جس پر ان شاء اللہ کبھی اندھیرا نہیں آئے گا۔ ان خدمات کو تو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، مجھے تو ان اعتراضات اور الزامات کو آپ کے سامنے بیان کر کے اپنا مؤقف بیان کرنا ہے اور یہ مؤقف وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مؤقف ہے، یہ ہماری تمام دینی، سیاسی، مذہبی جماعتوں کا مؤقف ہے اور پاکستان کے درمند، محبّ وطن مسلمانوں کا مؤقف ہے۔

انسانی تاریخ کا المناک سانحہ:......16 دسمبر 2014ء کو آرمی پبلک اسکول پشاور میں جو انسانی تاریخ کا المناک، دردناک، اندوہناک سانحہ پیش آیا، اس سانحہ میں ڈیڑھ سو کے قریب نونہال، معصوم بچوں کو شہید اور ڈیڑھ سو بچوں کو زخمی کر دیا گیا، اس سانحہ کی ہم سب نے مذمت کی، ہمارے مدارس میں باقاعدہ قرآن پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا گیا، دعائیں کی گئیں، شہید بچوں کے درجاتِ آخرت کی بلندی اور سرفرازی کے لیے دعائیں ہوئیں، اُن شہید بچوں کے خاندانوں اور وُرثاء سے یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا، کئی مقامات پر مظاہرے ہوئے، پریس کانفرنسیں ہوئیں اور 19 دسمبر کو وفاق المدارس نے دیگر جماعتوں کی طرح پورے ملک میں یومِ احتجاج اور یومِ مذمت کی اپیل کی، پورے ملک کی مساجد میں علماء نے اپنے خطباتِ جمعہ میں اس سانحہ کی مذمت کی، ملک کی سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ جس وقت یہ سانحہ پیش آیا میں سعودی عرب میں تھا، مدینہ منورہ میں تھا جو ملتا وہ ہم سے تعزیت کرتا اور دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا،

پوری دنیا میں اس سانحہ کا کرب، دکھ اور درد محسوس کیا گیا۔ حرمین شریفین کے ائمہ عظام نے اپنے خطباتِ جمعہ میں مکۃ المکرّمۃ، مدینہ طیبہ میں، مسجد حرام میں، مسجد نبوی میں اس سانحہ کا ذکر کیا اور لوگوں سے دعا کروائی۔

دفاعِ مدارس میری زندگی کا مقصد:...... میں ابھی وہیں تھا کہ اس سانحے کے بعد ملک کی جو صورتحال ہوئی اس کے متعلق بہت سے ٹیلی فون آنے لگ گئے اور دینی لوگوں کی طرف سے بالخصوص اہل مدارس کی طرف سے پریشانی کا اظہار ہونے لگا اور مجھ سے یہ کہا گیا کہ تم فوراً واپس پاکستان آجاؤ۔ میں اپنا حرمین شریفین اور عمرہ کا سفر مختصر کر کے فوراً پاکستان واپس پہنچا اور یہ امر واقع ہے کہ میں واپس پاکستان 22 دسمبر کو آیا اور اس دن سے لے کر آج 18 جنوری تک دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام...... میرا وقت دینی مدارس کے دفاع میں اور تحفظ میں گزر رہا ہے اس سے پہلے بھی زندگی اسی میں گزری اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میری بخشش کا اور مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنادے اور کوئی نیکی تو نہیں ہے لیکن تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ الحمدللہ آپ حضرات نے اِن کندھوں پر جو اعتماد کیا ہے اور ذمہ داری ڈالی ہے، میں نے ایک لمحہ بھی اس میں کوتاہی نہیں کی، صبح کہیں ہوتا ہوں شام کہیں ہوتا ہوں، دن کہیں ہوتا ہوں رات کہیں ہوتا ہوں اور پورے چوبیس گھنٹے مدارس کے طلباء و اساتذہ کے تحفظ اور دفاع میں اور مخالفین سے گفتگو اور بات چیت میں اور مکالمے میں گزر رہے ہیں، اس عرصہ میں کبھی کراچی، کبھی پشاور، کبھی اسلام آباد، کبھی لاہور، کبھی فیصل آباد، کبھی ساہیوال، کبھی کہیں، اور پوری دنیا اور پورے ملک سے رابطے، مدارس سے رابطے، ٹیلی فونوں پر، ای میلز کے ذریعے کئے گئے۔

برہان بمقابلہ بحران:...... اس پورے عرصے میں جو سوالات اور اعتراضات اور الزامات اٹھائے گئے وہ کوئی نئے نہیں ہیں سب پُرانے ہیں، سب بے حقیقت ہیں، سب فرضی ہیں، اُن کے اندر کوئی حقیقت نہیں اور الحمدللہ ہم اپنے مؤقف پر دلائل رکھتے ہیں اور ہم نے ہر دور میں ہر ''بحران'' کا مقابلہ ''برہان'' سے کیا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ''بحران'' کا مقابلہ ''برہان'' سے ہوگا تو فتح ہمیشہ ''برہان'' اور دلیل کی ہوگی، اسی لیے کہا گیا: ﴿ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین﴾ (النمل: ۶۴)

مدارس کے خلاف مہم عالمی ایجنڈا ہے:...... گذشتہ روز اسلام آباد میں وفاقی وزیر داخلہ محترم جناب چوہدری نثار علی خان صاحب اور پارلیمانی قائدین کے ساتھ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مرکزی قائدین کی جو طویل میٹنگ ہوئی، میں اس کا حال بھی آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن ایک بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ جس طرح نائن الیلیون (9/11) کے واقعے کی آڑ میں عالمی طاقتوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنا ہدف اور ٹارگٹ بنایا اور اسلام کو دہشت گردی کا مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد کہا، سانحہ پشاور کی آڑ میں بھی لادین اور سیکولر طبقے نے دین اور مذہبی لوگوں، علماء اور مدارس کو ہدف اور نشانہ بنایا اور ان کے اوپر دہشت گردی، عسکریت پسندی، تشدد اور انتہاء پسندی

کے الزام لگائے۔ جس طرح اسلام پر یہ الزام غلط ہے اور مسلمانوں پر یہ الزام غلط ہے اسی طرح مدارس پر، علماء پر، مدارس کے اساتذہ اور طلباء پر اور دینی جماعتوں پر بھی یہ الزام اُس سے زیادہ غلط ہے، پوری طرح غلط ہے، وہ بھی سو فیصد غلط ہے یہ بھی سو فیصد غلط ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ الزام باقاعدہ منصوبہ کے تحت ہے اور یہ بات بھی میں آپ کو عرض کردوں کہ دینی مدارس کے خلاف یہ مہم ہمارے ملک کا ایجنڈا نہیں ہے، یہ ہماری حکومت کا ایجنڈا نہیں ہے، یہ عالمی ایجنڈا ہے، یہ بین الاقوامی ایجنڈا ہے۔

ملکی سیاسی قائدین سے میٹنگ: ......سانحہ پشاور کے بعد پہلا اعتراض اور پہلا الزام یہ لگایا گیا کہ دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے اور مراکز ہیں اور نرسریاں ہیں، یہاں سے دہشت گرد نکلتے ہیں اور اس کے بارے میں جو دلائل دیے گئے، وہ یہ ہیں کہ جو ملک میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں جو لوگ اس میں پکڑے گئے ہیں اُن کا تعلق کسی نہ کسی مدرسے کے ساتھ ہے، وہ کسی کے مدرسے کے طالب علم ہیں یا تھے، پڑھ رہے ہیں یا پڑھتے تھے، زیادہ تر یہ کہ پڑھتے تھے اور بعض میڈیا چینلز میں ایسے پروگرام بھی نشر کئے گئے کہ جن میں یہ کہا گیا کہ فلاں دہشت گرد نے فلاں مدرسے میں تعلیم حاصل کی، اس نے فلاں مدرسے میں تعلیم حاصل کی اور عوام کا ذہن ہمارے خلاف بنایا گیا۔ یہ تھی میٹنگ جو وزیر داخلہ کی صدارت میں ہوئی اور جیسے قاضی صاحب نے فرمایا کہ تمام پارلیمنٹ میں نمائندگی رکھنے والی سیاسی جماعتیں، اُن کے پارلیمانی لیڈر بھی وہاں موجود تھے۔ ایم کیو ایم، پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، قومی وطن پارٹی، مسلم لیگ، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، تحریک انصاف ......تمام جماعتوں کے پارلیمانی قائدین، سیاسی قائدین وہاں پر موجود تھے اور تنظیمات مدارس کے تمام نمائندے بھی موجود تھے یہ بات وہاں پر بھی کی گئی۔

میرے دوست واحباب! اس بارے میں ہم نے وہاں جو مؤقف دیا جو کہ حقیقت پر مبنی ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے مدارس کا بطور مدارس ہمارے جامعات کا بطور جامعات بحیثیت جامعات دہشت گردی اور انتہاء پسندی اور تشدد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے مدارس دہشت گردی کی نرسریاں نہیں اسلام کی نرسریاں ہیں، بلکہ اسلام کے سرچشمے ہیں، دینی مدارس پر دہشت گردی کا الزام جھوٹ، بدنیتی پر مبنی ہے یا غلط فہمی پر یا منفی پروپیگنڈے پر مبنی ہے، اس کا زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ملک میں جاری دہشت گردیاں: ......ہم نے یہ کہا کہ ملک میں دو طرح کی دہشت گردی ہو رہی ہے۔ ایک دہشت گردی فرقہ وارانہ دہشت گردی ہے، شیعہ سنی کو، سنی شیعہ کو مار رہا ہے، آپ اور میں انکار نہیں کرسکتے، اس عنوان پر قتل وغارت ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ دوسری عمومی دہشت گردی ہے، بم پھٹ رہے ہیں، خودکش حملے ہو رہے ہیں، ان دونوں قسم کی دہشت گردیوں کا تعلق مدارس کے ساتھ نہیں ہے۔

فرقہ وارانہ دہشت گردی کا مدارس سے کوئی تعلق نہیں: ......فرقہ وارانہ دہشت گردی شیعہ اور سنی کا قتل عام، اگرچہ

اختلافات پہلے بھی تھے اور ہیں، فسادات نہیں تھے، اختلافات نے فسادات کا رنگ اور قتل وغارت کا رنگ جو اختیار کیا ہے اور فرقہ وارانہ دہشت گردی جو ملک میں آئی ہے اور دونوں طرف سے لوگ مارے گئے ہیں قتل ہوئے ہیں اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، لیکن اس فرقہ وارانہ دہشت گردی کا تعلق ہمارے ایک ہمسایہ ملک کے انقلاب کے ساتھ ہے، مدارس کے ساتھ نہیں ہے، یہ کل میں نے کہا ہے، قاضی صاحب گواہ ہیں، موجود ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ اس پر ثبوت لے آئیں، مدرسہ اس ہمسایہ ملک کے انقلاب سے پہلے بھی تھا اور یہ اختلافات پہلے بھی موجود تھے لیکن اس طرح کا قتل عام اور دہشت گردی نہیں تھی، اگر مدرسے کی وجہ سے فرقہ وارانہ دہشت گردی ہوتی تو پھر پہلے بھی ہوتی لیکن پہلے نہیں تھی، بعد میں ہوئی ہے تو اس کا تعلق ہمارے مدارس سے نہیں ہے بلکہ انقلابِ ایران کے ساتھ ہے اس کا الزام مدارس کو نہ دیا جائے۔

جہاد افغانستان اور ہماری حکومت:......دوسری عمومی دہشت گردی یہ جو عام دہشت گردی ہوئی بم بلاسٹ ہور ہے ہیں خودکش حملے ہورہے ہیں، میں نے کہا اس کا تعلق بھی مدرسے کے ساتھ نہیں ہے، اس کا تعلق افغانستان کے حالات کے ساتھ ہے، یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ جس وقت افغانستان میں سوویت یونین کی فوجیں آئیں تو ریاست نے، اسٹیٹ نے، حکومت نے افغانستان کی جنگ کو اپنی جنگ کہا اور اس کے لیے ریاست نے فیصلہ کیا کہ ہم افغانستان کے جہاد کا حصہ بنیں گے، امریکہ سمیت پوری دنیا افغان جہاد میں آئی، جنگ میں آئی اور اس حقیقت سے کوئی انکار بھی نہیں کرسکتا تو اس وقت آپ نے، خود حکومت نے، ریاست نے اور ریاستی اداروں نے کہا کہ افغانستان جا کے لڑنا ہے، تو پھر جب آپ نے کہا کہ لڑنا ہے تو کسی سیکولر اور لادین نے تو جا کر نہیں لڑنا تھا، اس نے لڑنا تھا جس نے جہاد پڑھا تھا، لڑنا اس نے تھا جو جہاد کو عبادت سمجھتا ہے، لڑنا اس نے تھا جس کا جہاد پر یقین ہے، ایک بازار کے آدمی نے ایک سیکولر اور لادین آدمی نے تو جہاد میں نہیں جانا تھا، اسی نے جانا تھا جو جہاد میں جانا عبادت سمجھتا ہے جو جہاد کو شریعت کا حکم سمجھتا ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کو ضروری سمجھتا ہے، تو آپ نے خود اس مذہبی حلقے اور طبقے کو تیار کیا، ٹریننگ دی اور ٹریننگ دے کر آپ نے ان کو جہاد میں بھیجا۔ میں نے کہا آپ ٹریننگ دینے والے استادوں کو تو نہیں پکڑ رہے لیکن لینے والے شاگردوں کو پکڑ رہے ہیں، ٹریننگ دینے والا سلیم اللہ خان نہیں تھا، ٹریننگ دینے والا فضل الرحمٰن نہیں تھا، ٹریننگ دینے والا کوئی نہ کوئی جنرل تھا، کوئی آرمی کا افسر تھا۔ ہم نے ٹریننگ نہیں دی۔

یہ تفریق کیوں؟......ہم جہاد کی تعلیم دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے ان شاء اللہ، جہاد کی تعلیم دیتے تھے دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے ان شاء اللہ۔ لیکن میں نے کہا کہ جہاد کا پڑھنا پڑھانا تو عبادت ہے قرآن سے ''جہاد'' کیسے نکالا جاسکتا ہے، کل میں نے کہا کہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ قرآن پڑھائیں تو وہاں جہاد کی آیتیں آئیں گی، نہیں پڑھاؤ گے؟ جہاد کے احکام نہیں بتاؤ گے؟ اگر دنیا کی یونیورسٹیوں میں ایٹم بم بنانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، ایٹم بم بنانے کی تھیوری

پڑھائی جاتی ہے، ایٹم بم بنانے کا پورا ڈیزائن بتایا جاتا ہے وہ اگر جرم نہیں ہے تو جہاد پڑھانا کیسے جرم ہو گیا؟

وزیراعظم سکرٹیریٹ میں پیش کردہ حقائق:......میرے دوستو! آپ قاضی صاحب سے پوچھیں، کل جب وہاں وزیراعظم سیکرٹریٹ میں جب میں مؤقف پیش کر رہا تھا پورے ہاؤس پر سناٹا طاری تھا، سکتہ طاری تھا کیونکہ ہمارے پاس دلائل ہیں اور حقائق ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کی ٹریننگ کس نے دی تھی؟ یہ اپنی جگہ ٹھیک ہے کہ وہ مسلمانوں کے مفاد میں تھی، لیکن ٹریننگ دی کس نے تھی؟ آج آپ استاد کو کچھ نہیں کہہ رہے شاگرد کو پکڑ رہے ہیں، ٹریننگ دینے والے کو کچھ نہیں کہہ رہے وہ امن پسند ہے اور ٹریننگ جس نے تم سے لی وہ دہشت گرد ہو گئے۔ تو اس کا تعلق بھی مدرسے سے نہیں کیونکہ مدرسہ تو افغان جہاد شروع ہونے سے پہلے بھی تھا، یہ تو انیس سو اناسی (۱۹۷۹ء) کی بات ہے اور ہمارے مدرسے تو اس سے بھی پہلے سے ہیں، دارالعلوم فیصل آباد انیس سو باسٹھ (۱۹۶۲ء) کا ہے اور ہمارا خیر المدارس انیس سو سینتالیس (۱۹۴۷ء) سے ہے اور کتنے مدرسے ایسے ہیں جو انیس سو سینتالیس، چالیس، پچاس، پچپن، ساٹھ، ستر میں بنے ہیں اور یہ افغان جہاد سے پہلے بھی تھے، اگر مدرسے کی وجہ سے یہ واقعات ہوتے تو اس سے پہلے بھی ہوتے، تو فرقہ وارانہ دہشت گردی کا مدرسے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور عمومی دہشت گردی جو ہو رہی ہے ملک میں اس کا بھی مدرسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مدرسے کو بدنام نہ کرو! اور میں نے یہ کہا کہ آپ نے جس طرح یہ رپورٹیں بنائی ہیں کہ فلاں نے فلاں مدرسے میں پڑھا، فلاں نے فلاں مدرسے میں پڑھا۔ ذرا وہ رپورٹیں بھی سامنے لاؤ کہ کس کس نے یونیورسٹیوں میں پڑھا؟ کس کس نے کالجوں میں میں پڑھا؟ جتنے بڑے واقعات، کامرہ ایئر بیس کا واقعہ، پشاور ایئر بیس کا واقعہ اسی طرح جی ایچ کیو (GHQ) کا واقعہ، کراچی کے واقعات...... یہ جتنے واقعات ہیں ان میں دیکھیے کہ کتنے وہ لوگ ہیں جو مدرسوں کے پڑھے ہوئے ہیں؟ اور کتنے یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے ہیں؟ کتنے عام لوگ ہیں؟ آپ کو ہماری تعداد کم ملے گی، آپ کی تعداد زیادہ ہو گی اور میں درخواست کرتا ہوں میڈیا سے انصاف کی توقع رکھتا ہوں کہ آپ کا کردار آزادانہ اور غیر جانب دارانہ ہوتا ہے جس طرح آپ نے یہ رپوٹ نشر کی ہے کہ فلاں کا تعلق فلاں مدرسے سے ہے، فلاں جگہ اس نے پڑھا، ذرا یہ بھی بتلاؤ کہ یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لوگ کون کون تھے؟ جو ان واقعات میں ملوث تھے، انہوں نے کن یونیورسٹیوں میں پڑھا اس کی بھی تفصیل سامنے لاؤ! پھر ہمارا مؤقف یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارا پڑھا ہوا مدرسے کا کوئی کسی غیر قانونی کاروائی میں ملوث نہیں ہوگا، ہو سکتا ہے، یہ فرشتے نہیں ہیں لیکن یہ ان کا ذاتی فعل ہے، مدرسے کا فعل نہیں، یہ انفرادی فعل ہے اس کا ادارے سے کوئی تعلق نہیں، اگر کسی غیر قانونی کاروائی میں کوئی مدرسے کا استاد یا طالب علم ملوث ہو تو اس کا یہ ذاتی فعل ہے وہ مدرسہ اور ادارہ اس میں شامل نہیں ہے جس طرح یونیورسٹیوں اور کالجوں کے پڑھے ہوئے لوگ کتنے ڈکیتی کے واقعات، اغواء برائے تاوان میں، قتل کے واقعات میں، دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہیں، کبھی آپ نے اُن کو یہ نہیں کہا کہ اس یونیورسٹی نے یہ کیا ہے، کالج نے یہ کیا ہے، یہ انصاف کے خلاف ہے کہ اُن کے

بارے میں تو کہو کہ فلاں آدمی نے یہ کیا اور یہاں الزام لگادو کہ فلاں مدرسے نے یہ کیا۔

حالانکہ مدرسوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور میں نے کہا میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی مدرسہ ملوث ہے تو آپ اس کے ثبوت لائیں کہ مدرسے کہ مہتمم اور استاد نے کہا ہو کہ فلاں کو قتل کردو! آپ اس کا ثبوت لائیں اگر آپ کے پاس ثبوت ہوگا اور اس کے اوپر مضبوط دلیل ہوگی تو ہم پانچوں وفاق اور تنظیمات میں اگر وہ مدرسہ شامل اور ممبر ہوگا تو ہم اس کی رکنیت ختم کردیں گے، آپ جو اس کے خلاف کاروائی کریں گے ہم تعاون کریں گے، کیونکہ اس نے ہم سب کو بدنام کیا۔ ذرا لاؤ تو صحیح! کل کی میٹنگ میں بھی ہم مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ وہ لاؤ چار فیصد، پانچ فیصد، دو فیصد جو آپ کہتے ہیں وہ ذرا نام تو لاؤ! ایک نام بھی وہ نہیں دے سکے، ہم نے بار بار مطالبہ کیا، ثبوت کے ساتھ نشاندہی کرو۔

خفیہ اداروں کی رپوٹیں جانبداری پر مبنی ہیں:...... مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اضلاع کی پولیس اور ان کے خفیہ ادارے یہ رپورٹیں مرتب کررہے ہیں کہ کس نے کس مدرسے میں پڑھا تھا۔ یاد رکھو! تمہاری یہ رپورٹیں جانب داری پر مبنی کہلائیں گی، جب تک تم کالج و یونیورسٹی کے بارے میں بھی نہیں بتاؤ گے کہ ان کے اندر کن لوگوں نے تعلیم حاصل کی ہے اور یہ تمام رپورٹیں جو آپ بنارہے ہیں یہ ہمارے لیے جعلی ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، ہم انھیں مسترد کرتے ہیں، مدرسے سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا ہمارا یہ مؤقف ہے کہ مدرسوں پر دہشت گردی، تشدد اور انتہاء پسندی کا الزام بالکل غلط ہے۔

مدارس امن و تعلیم کے مراکز ہیں:...... مدارس تو امن کی تعلیم اور سلامتی کی تعلیم دیتے ہیں۔ مجھے مدرسے نے یہ پڑھایا ہے: ﴿من قتل نفساً بغير نفس او فساد في الارض فكأنما قتل الناس جميعا﴾ **(المائدہ:۳۲)**

ایک انسان کا قتل پوری دنیا کے انسانوں کا قتل ہے۔ یہ مجھے مدرسے نے پڑھایا ہے: ﴿من قتل مؤمنا متعمدا فجزاء ه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعدله عذابا عظيما﴾ **(النساء:۹۳)**

ان تمام باتوں کی تعلیم مجھے مدرسوں نے دی ہے۔ مدرسہ امن کی تعلیم کا مرکز ہے، لہٰذا مدرسوں پر انتہاء پسندی اور تشدد کا الزام لگانا بالکل غلط ہے اور پھر ہم نے یہ بھی کل کہا، اس سے پہلے بھی کہا کہ آپ الزام لگاتے ہیں مبہم، ہم نے وزیر داخلہ سے کہا کہ آپ نے کہا کہ نوّے فیصد (90%) مدرسے ٹھیک ہیں، دس فیصد (10%) مدرسے خراب ہیں، تو جب آپ اس طرح پر الزام لگاتے ہیں۔ پرویز مشرف کہتا تھا دو فیصد (2%) خراب ہیں ایک فیصد (1%) خراب ہیں، تو عدد بڑھ گیا ہے "دس فیصد"...... میں نے کہا پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نام لیں نشاندہی کریں ان چار، پانچ، دس فیصد کے چکر سے نکلیں، آپ مبہم الزام جب لگاتے ہیں تو ہر مدرسہ مشکوک ہوجاتا ہے کہ شاید یہ مدرسہ دس فیصد، چار فیصد، دو فیصد میں ہو، اب کیا پتہ یہ جامعہ امدادیہ، دارالقرآن، دارالعلوم، یہ مدرسے نوے فیصد میں آتے ہیں یا دس فیصد میں۔

یہ جو نامعلوم ایف آئی آر (FIR) ہے، یہ جو نامعلوم مقدمہ ہے جس کو چاہو، نامعلوم ایف آئی آر میں پکڑلو، آپ ان

کے نام لیں نشاندہی کریں ثبوت کے ساتھ کہ کون سے مدرسے ہیں جو دہشت گردی میں ملوث ہیں، ثبوت صحیح ہوگا ہم خود آپ کے ساتھ تعاون کریں گے، اس کے خلاف کارروائی کریں گے، آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن مبہم الزام لگا کر تمام مدارس کو مشکوک نہ کریں! تمام مدارس کو بدنام نہ کریں! اور آپ کے مبہم الزام کو ہم مسترد کرتے ہیں، ہم اس کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ جو حکومت ان چار پانچ فیصد مدرسوں کا نام لینے سے ڈرتی اور گھبراتی ہے وہ ان کے خلاف کارروائی کیا کرے گی؟ نام لو ان کا! تا کہ پتا چلے کون خراب ہے؟ کون صحیح ہے؟ اس طرح آپ ہم سب کو بدنام کر دیتے ہو اور یہ مبہم الزام، عدل وانصاف کے منافی ہے۔

قومی ایکشن پلان میں مدارس کے بارے میں تین نکات:...... دوسری بات جو مجھے آپ سے عرض کرنی ہے جو ہم نے ان میٹنگوں میں بھی کہی ہے۔ سانحہ پشاور کے بعد ہمارے مدارس کو ہدف بنایا گیا حالانکہ سانحہ پشاور میں ملوث لوگ جنہوں نے اعتراف بھی کیا، وہ کوئی مدرسوں کے لوگ نہیں ہیں۔ میں نے کل میٹنگ میں یہ بھی کہا کہ اکثر آپ کہتے ہیں کہ تاجک وغیرہ غیر ملکیوں نے یہ کارروائی کی ہے اور وہ ذمہ داری قبول کر رہے ہیں، وہ جب پاکستان کے بھی نہیں ہیں تو مدرسوں کے کیا ہوں گے، دوسرے ملکوں کے لوگ ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ملک کی سیکورٹی بہتر کریں۔

اس سانحۂ پشاور کے بعد حکومت کی طرف سے ایک نیشنل پلان آیا، ''قومی ایکشن پلان'' اور انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کو ہم جڑ سے اکھاڑیں گے، قوم متحد ہے، ہم دہشت گردی کا قلع قمع کریں گے اور یہ بہت اچھی بات ہے، ہونا چاہیے۔ قومی ایکشن پلان نیشنل ایکشن پلان آیا تو اس میں مدارس کا ذکر کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ ہم اٹھارہ انیس بیس کام کریں گے، اُن میں ایک یہ کہ ہم دینی مدارس کی رجسٹریشن کریں گے، دینی مدارس کو قانون کا پابند بنائیں گے، دینی مدارس کو ملنے والے چندوں اور فنڈ کا پتا لگائیں گے کہ یہ فنڈنگ کہاں سے ہوتی ہے۔ یہ تین باتیں ہمارے حوالے سے اس میں آئیں اور ہم نے اس کے اوپر فوراً اپنا مؤقف دیا کل کی میٹنگ میں اور اس سے پہلے میٹنگوں میں بھی دیا کہ اٹھارہ کروڑ ملک کے نمائندہ وزیر اعظم چوبیس دسمبر کو آل پارٹیز کانفرس کے بعد قوم سے خطاب میں نیشنل ایکشن پلان دے رہے ہیں اور مدرسوں سے متعلق وہ بات بیان کر رہے ہیں جو بالکل واقعہ اور حقیقت کے خلاف ہے میں نے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارا وزیر اعظم اتنا بے خبر ہے کہ اس کو صحیح صورتحال کا پتا نہیں اور وہ ادارے، وہ وزارتیں وہ حکومت کے لوگ اتنے بے خبر ہیں کہ اُن کو جو بات بتائی، وہ غلط بتائی۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کی رجسٹریشن ہونی چاہئے۔

مدارس کی رجسٹریشن کرنا حکومت نے بند کیا:...... دینی مدارس کی رجسٹریشن تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے وہ تو کوئی متنازعہ بات ہی نہیں ہے، وہ تو کوئی ایشو ہی نہیں ہے، وہ تو کوئی اختلافی چیز نہیں ہے، وہ تو طے ہو چکی ہے اور مدارس کو کبھی رجسٹریشن سے انکار نہیں رہا، ہمارا خیر المدارس 1953ء میں رجسٹرڈ ہوا، اس سال سے اب تک رجسٹرڈ ہے اور آپ میں سے بھی کئی حضرات کے مدرسے بہت پرانے زمانے سے رجسٹرڈ ہیں۔ ہمیں کوئی انکار نہیں ہے۔ 1994ء میں جب

بینظیر صاحبہ مرحومہ وزیر اعظم تھیں تو انہوں نے پابندی لگا دی اور کہا مدارس کی رجسٹریشن بند کردو۔ ہم نے بند نہیں کی وہ آپ نے بند کی اور ہم کہتے رہے کہ یہ پابندی ہٹاؤ۔ دس سال تک حکومت کی طرف سے مدارس کی رجسٹریشن پر پابندی رہی۔ ہم 2-2001ء سے مطالبہ کررہے تھے، پرویز مشرف اس زمانے میں ملک کے سربراہ تھے انہوں نے ہمارے مطالبے پر کمیٹی بنائی، مذکرات ہوئے اور رجسٹریشن کے قانون میں دفع اکیس (21) کا اضافہ ہوا اور ہمارے درمیان اتفاق ہوا، طریقہ کار طے ہوا، فارم چھپے اور پورے ملک میں کہا گیا کہ رجسٹریشن کراؤ۔ مدارس نے درخواستیں دے دیں لہٰذا 5-2004ء سے مسئلہ حل ہے رجسٹریشن ہوتی رہی آپ کے دفتروں کے لوگوں نے، سرکاری اہلکاروں نے، بیورو کریٹس نے اپنی طرف سے کچھ اضافے کردیے اور اضافی فارم دینا اور قانون بنانے شروع کردیے، تنگ کرنا شروع کردیا، ہماری رجسٹریشن رُک گئی، اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے حکومت کے اداروں پر ہے، ہم نے کہا آپ رپورٹ منگوائیں کہ ہر ضلع میں کتنی ہماری درخواستیں ملتوی پڑی ہیں تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں۔ اس کی ذمہ داری آپ پر ہے ہم پر نہیں اور مدارس کی رجسٹریشن سے انکار، نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا، ہم کھلی کتاب ہیں، یہ کہنا کہ رجسٹریشن کریں گے گویا یہ تأثر ہے کہ نہیں ہورہی حالانکہ ہورہی ہے تو قومی ایکشن پلان میں مدارس کی رجسٹریشن کا ذکر حقائق سے لاعلمی کی دلیل ہے۔

مدارس ملکی قوانین کے پابند ہیں:......اور یہ کہنا کہ مدارس کو ملک کے قانون کا پابند بنائیں گے، ہم پہلے سے ملک کے قوانین کے پابند ہیں، ہم آئین کا احترام کرتے ہیں، ہم تو وہ قانون بھی مانتے ہیں جو صرف ہمارے لیے بنے ہیں اور امتیازی ہیں، ہم نے تو ان کو بھی قبول کیا ہوا ہے، ہم تو سب قوانین کو مانتے ہیں، لہٰذا قانون کی پابندی کا ذکر بھی خلاف واقعہ ہے۔

ڈی چوک کے دو مظاہرں میں فرق:......تیسری بات یہ آئی کہ مدرسوں کی فنڈنگ، میں نے کہا کہ اصل کرپشن کے الزامات تو ابھی ڈی چوک میں آپ پر لگتے رہے ہیں، ہمارے اوپر تو آج تک نہیں لگے بلکہ جب انہوں نے کہا کہ جناب یہ آپ کے طلبہ کے ہاتھوں میں ڈنڈے تھے، انتہاء پسند ہیں، میں نے کہا کہ ابھی چند دن قریب کی بات ہے، یہ جو ابھی مارچ شروع ہوئے تھے کوئی انقلاب مارچ، تو کوئی اور مارچ، لاہور سے اسلام آباد اور ڈی چوک پر بھی رہے اور ماڈل ٹاؤن کا بھی، وہاں پر ڈنڈے وہ ہمارے طلبہ کے ہاتھوں میں تھے یا کالجوں و یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے لڑکوں کے ہی نہیں بلکہ لڑکیوں کے ہاتھوں میں بھی تھے، یہ دھرنوں میں کون لوگ تھے؟ یہ مدرسوں کے لوگ تھے؟ اور آپ کی ہاتھا پائی ہوئی ہے، لڑائیاں ہوئی ہیں، پولیس کے ساتھ، ایک دوسرے پر اٹیک ہوئے ہیں، قتل ہوئے ہیں، اس میں مدرسہ کہاں نظر آتا ہے، آپ کے باشندے تھے۔ ہم نے یہاں مظاہرہ کیا تھا پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر اسلام آباد میں، قرآن ہاتھ میں لے کر، ہمارے ہاتھ میں قرآن اور تمہارے ہاتھ میں ڈنڈے تھے، اسی، ڈی چوک میں، یہی گواہ ہے ہم نے یہاں قرآن اور کتاب بردار مظاہرہ کیا تھا آپ میں سے کئی حضرات کو یاد ہوگا ہمارے پاس کہاں سے ڈنڈے آئے؟ تو میں نے کہا یہ تینوں

باتیں مدارس کی رجسٹریشن، قوانین کی پابندی، اوران کی آمدنی کے ذرائع، یہ تینوں چیزیں اس میں خلاف واقعہ آئیں۔

مدارس کی آمدن وخرچ کی شفافیت:......مدارس سے لوگ تعاون کرتے ہیں ہم کسی ملک سے امداد نہیں لیتے، یہاں کے لوگ زکوٰۃ، صدقات، عطیات سے مدارس کا تعاون کرتے ہیں، مدارس کے کروڑوں روپے یہاں کے لوگ دیتے ہیں، ہم کہیں باہر سے پیسہ نہیں لیتے، ہم باقاعدہ آڈٹ کرواتے ہیں، ہماری آڈٹ رپورٹیں موجود ہیں۔ کئی لوگ ہمیں پیسے دیتے ہیں تو رسید نہیں مانگتے ہم پھر بھی رسید کاٹتے ہیں کیونکہ ہم نے قبر اور آخرت خراب نہیں کرنی۔ دو دو تین تین لاکھ روپے لوگ ہمیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں رسید نہیں چاہیے، نام نہیں بتاتے، ہم اس رقم کی ''اللہ کا ایک بندہ'' لکھ کر رسید کاٹ دیتے ہیں، پیسہ مل رہا ہے سیاسی جماعتوں کو، پیسہ مل رہا ہے این جی اوز کو، پیسہ مل رہا ہے آپ لوگوں کو حکومتوں کو باہر سے، آپ اُن کا حساب دیں ہمیں کوئی پیسہ نہیں ملتا اگر ملتا ہے تو ہمیں ڈر بھی کوئی نہیں، آپ لگادیں پابندی! کہ امداد نہیں آئے گی، ہم کونسا کسی ملک سے امداد لے رہے ہیں اور اسی میٹنگ میں وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان صاحب، سابق وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک موجود تھے تو محترم وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان صاحب نے بتایا کہ ابھی جان کیری آئے تھے، میں نے ان سے بڑی کُھلی اور کھری باتیں کیں، انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی امداد کرنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا کہ آپ کی امداد کی ابھی ہمیں ضرورت نہیں ہے، پہلے ہم یہ چیک کر رہے ہیں کہ پچھلے دورِ حکومت میں جو آپ نے امداد دی تھی وہ کہاں خرچ ہوئی؟

قومی ایکشن پلان کی تصحیح:......اس قومی ایکشن پلان کے بعد ہم نے گورنمنٹ سے یہ کہا کہ آپ نے جو ہمارا ذکر کیا، ایک نکتہ ہمارے بارے میں بھی یہ واقع کے خلاف ہے، آپ اگر اِسے برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو امتیازی انداز اختیار نہ کریں، پھر یوں لکھیں ''تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن''۔ اس میں اسکول بھی آجائے گا، مدرسہ بھی آجائے گا، کالج بھی، یونیورسٹی بھی، مدرسے کو نشانہ کیوں بناتے ہو؟ انہوں نے ہماری اس بات کو مانا اور وعدہ کیا کہ ہم اس سے لفظِ مدرسے کو نکال دیں گے، ''تعلیمی ادارہ'' لکھیں گے۔

1717 کے اشتہارات کی بندش:......اس کے بعد قومی اخبارات میں اشتہار آنا شروع ہوگیا، آپ نے بھی پڑھا ہوگا، بڑے بڑے اشتہار آئے کہ اگر آپ کے اردگرد کہیں دہشت گردی کی ٹریننگ ہو رہی ہو تو 1717 پر اطلاع دیں، تمام اخبارات میں آیا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ آپ کے قریب کہیں مدرسے میں مسجد میں دہشت گردی کی تربیت دی جارہی ہو تو اطلاع دیں...... میں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم صاحب کے ایک سیکریٹری صاحب کو فون کیا جو ملتان میں بھی رہے ہیں بطور افسر، دوست تھے میں نے ان سے بات کی، وزیر داخلہ سے بات کی، کئی لوگوں سے بات کی، میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ دہشت گردی کو ختم کرنے میں مخلص نہیں ہیں، آپ مدرسہ مسجد کو نشانہ بنا رہے ہیں، آپ یہ کہیں کہ آپ کے قریب کہیں بھی دہشت گردی کی ٹریننگ ہو، کوئی دہشت گرد ہو، آپ اطلاع 1717 پر کریں، وہ کوئی اسکول ہو، کوئی کالج ہو، یونیورسٹی ہو، کوئی مکان ہو، کوئی میدان ہو، کوئی محلّہ ہو، اور کوئی بھی، مدرسہ بھی اس میں آجائے گا

کوئی بھی جگہ آجائے گی، آپ اس کو صرف اور صرف مدرسہ کے ساتھ کیوں محدود کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا مولانا آپ کی دونوں باتیں درست ہیں۔ نیشنل ایکشن پلان میں بھی صرف مدرسہ کا لفظ نہیں آنا چاہیے! تعلیمی ادارے آنا چاہیے! اور اشتہار میں بھی مدرسہ مسجد کا نام نہیں آنا چاہیے! ہم اس کو ان شاء اللہ کل سے ہی بند کروائیں گے۔ وہ بھی بات مانی گئی وہ اشتہار بند ہو گیا، ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ بند کرو، ہم نے کہا تھا عام لفظ کرو! کہ آپ کے قریب کہیں بھی دہشت گردی کی تربیت ہو، اس کی فوراً اطلاع دی جائے۔

مدعی سست گواہ چست:......اس کے بعد یہ ہوا کہ محترم وزیر اعظم صاحب نے چونکہ 24 دسمبر کے خطاب میں ہمارا ذکر کیا تھا، قومی ایکشن پلان میں ہمارا ذکر آیا تھا تو میڈیا، پولیس اور حکومت کے بعض ادارے ہمارے طرف متوجہ ہو گئے، اور پولیس والے ڈنڈے لے کر پہنچ گئے، میں نے سنایا محترم وزیر اعلیٰ شہباز شریف صاحب کی میٹنگ میں، میں نے کہا جب ہم حضرت قاری رحیم بخشؒ کے پاس پڑھتے تھے اور ہمارے سبق میں منزل میں کوئی غلطی آتی تو قاری صاحب کہتے نگران کو کہ اس کو ایک ڈنڈا لگا! ابھی قاری صاحب چہرہ ہی اٹھاتے ہاتھ بھی نہیں ہلایا ہوتا تھا کہ نگران دو تین لگا دیتا تھا اور قاری صاحب کہتے تھے بس کر وہ دو تین اور لگا دیتا تھا، میں نے کہا وزیر اعظم نے کہا کہ مدرسوں کو چیک کرنا ہے، پولیس والے ڈنڈے لے کر ہمارے مدرسوں میں آ گئے۔ آپ نے ابھی کوئی بات طے نہیں کی، کوئی ہدایت نہیں کی، زبانی بات ہوئی کہ ہم مدرسوں کے حوالے سے بات کریں گے اور وزیر اعظم نے کہا مشورہ کریں گے، اپنی تقریر میں بھی انہوں نے یہی کہا ہم مدارس سے مشورہ کریں گے، میڈیا کے بارے میں بھی کہا کہ ہم مشورہ کریں گے، وہ ابھی مشورہ ہوا نہیں، کوئی بات طے نہیں ہوئی اور پولیس والے اور مختلف اہلکار مدرسوں میں فارم لے کر آ گئے کہ ہم نے آپ کا ڈیٹا جمع کرنا ہے۔

حکومتی اداروں کی بدنظمی اور پولیس تجاوز:......اور ہمارا اس میں مؤقف یہ ہے، ہم نے کل بھی یہ کہا ہے اور حکومت نے ہمارے مؤقف سے اتفاق کیا ہے، ہم نے کہا جتنے پاکستان میں تھانے ہیں اتنے فارم تقسیم ہو رہے ہیں، ہر ایک تھانے کا فارم الگ ہے، جتنی ایجنسیاں ہیں ہر ایک نے اپنا فارم بنایا ہوا ہے۔ یہ کوئی حکومت ہے؟ یہ کوئی نظم ہے؟ کیا یہاں کوئی حکومت نہیں ہے؟ کہ ہر ایک اپنی مرضی کا فارم بنا کر چل رہا ہے۔ ملک میں ایک نظام ہوتا ہے، پھر ایسے فارم اس میں پوچھا جا رہا ہے ہمارے استاد سے کہ اپنی بیٹیوں کے نام بتاؤ؟ ان کے فون نمبر دو! طالب علموں سے کہا جا رہا ہے اپنی بہنوں کے نام بتاؤ! اُن کی تعلیم بتاؤ! اُن کے پتے دو! اُن کے موبائل نمبر دو! میرے پاس ہے میں یہ فارم لے کر آیا ہوں بغیر دلیل اور ثبوت کے کوئی بات نہیں کروں گا، یہ کل میں نے کہا قاضی صاحب موجود تھے۔ میں نے کہا چوہدری نثار علی خان صاحب کو خطاب کر کے میں نے کہا چوہدری نثار علی خان صاحب! میں آپ سے اگر پوچھوں مجھے اپنی بیٹیوں کے نام بتاؤ؟ اُن کے موبائل نمبر دو! آپ کے دل پر کیا گزرے گی؟ میں نے کہا کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ ہمارے طلبہ، طالبات اور اساتذہ کا کوئی تقدس اور احترام نہیں ہے؟ اور میری طبیعت پر رقت طاری ہو گئی اور یہ بیان کرتے ہوئے میری

آنکھوں سے آنسو آ گئے، میں اشک بار ہو گیا۔ یہ توہین آمیز رویہ! یہ قوم کے بچے نہیں ہیں؟ یہ چالیس لاکھ طلبہ وطالبات جومدارس میں پڑھتے ہیں، یہ پاکستانی نہیں ہیں؟ پاکستان پر بُرا وقت آیا تو تم پیچھے ہوگے یہ آگے کھڑے ہوں گے۔ میں نے گوجرانوالہ کے بنات کے مدرسہ کا ذکر کیا کہ وہاں مردانہ پولیس گئی اور بچیوں کی تلاشی لی، کمروں کی تلاشی لی اور جن بچیوں نے پردہ کیا اُن کے چہروں سے پردے ہٹادیئے، یہ کیسی کارروائی ہے؟ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ آپ بھی بیٹیوں والے ہیں۔اس پر محترم وزیر داخلہ نے کہا کہ میں اس کا نوٹس لوں گا۔

مدارس سے کوائف حاصل کرنے کا عملی طریقہ:......میں نے کہا آپ کو مدارس کے کوائف چاہئیں، سب سے پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم رجسٹریشن کرواتے ہیں آپ وہاں سے لے لیں۔آپ کے حکومتی اداروں کے آپس میں رابطے نہیں ہیں، ہمارے پاس تھانے کا آدمی آتا ہے کہتا ہے کوائف دو! وہ ابھی بیٹھا ہوتا ہے، سپیشل برانچ کا بندہ آجاتا ہے، وہ ابھی جاتا ہے گیٹ پر ہوتا ہے، آئی ایس آئی کا آجاتا ہے، وہ ابھی نہیں گیا ہوتا، آئی بی کا آجاتا ہے، ہر ایجنسی کا بندہ آجاتا ہے، آپ کا آپس میں رابطہ ہونا چاہیے، جوڑ ہونا چاہیے، ایک ادارہ ہم سے لے اور وہ باقی اداروں کو دے دے، اس کے لیے طریقہ کار طے کرلیں، وقت طے کرلیں، سال میں ایک مرتبہ ایک ادارہ لے، ون ونڈو آپریشن ہو، باقی سب اس سے لے لیں، مدارس کو تنگ نہ کریں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر فارم طے کرلیں اس کا نام رجسٹریشن فارم ہی ہو، ضروری کوائف ہم اس میں دے دیا کریں گے۔اور میں نے کہا عیدالاضحیٰ کے بعد ہم دے دیا کریں گے، شوال میں ہمارا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے، عیدالاضحیٰ تک ہمارے طالب علم آتے جاتے رہتے ہیں عیدالاضحیٰ کے بعد ذی الحجہ کے مہینہ میں یا محرم میں آپ ہم سے کوائف لے لیا کریں پھر سال کے بعد کوائف لے لیا کریں، یہ ہمارا مؤقف ہے ہمیں کوئی انکار نہیں ہے لیکن ہم وہی کوائف دیں گے جن پر ہمارا اور آپ کا اتفاق ہوگا، انہوں نے اس بات کو اصولی طور پر تسلیم کرلیا اور یہ کہا کہ ہم آپ کے مشورے سے وہ فارم طے کریں گے اور اس کا طریقہ کار بھی طے کریں گے۔

"امتیازی قوانین" ناقابلِ قبول ہیں:......ہم کسی بھی امتیازی قانون کو قبول نہیں کریں گے، رجسٹریشن کرنی ہے؟ تمام اداروں کی کرو! جگہ جگہ گلی گلی اسکول کھلے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں، پرائیویٹ یونیورسٹیاں کھلی ہیں، منہ مانگی فیسیں لے رہے ہیں، اسکولوں کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ کے فارم، اُن کے کوائف کیوں نہیں جمع کیے جارہے، این جی اوز بنی ہوئی ہیں، کتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں، کوئی رجسٹریشن نہیں ہے، جو قانون بناؤ سب کے لیے بناؤ، امتیازی قانون انصاف کے خلاف ہے، آئین کے خلاف ہے، اجلاس میں موجود تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے تائید کی کہ جالندھری صاحب جو کہہ رہے ہیں واقعی امتیازی قانون نہیں بننا چاہیے جو قانون بنے وہ سب کے لیے بنے، سب کی رجسٹریشن کریں، سب کا ڈیٹا جمع کریں اور ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ نے کہا کہ غیر قانونی زمین پر جو مسجد، مدرسے موجود ہیں اُن کو گرادیں گے، میں نے کہا اس میں بھی قانون سب کے لیے بناؤ غیر قانونی زمینوں پر پلازے بھی بنے ہوئے ہیں، کوٹھیاں بھی بنی ہوئی ہیں،

مارکیٹیں بھی بنی ہوئی ہیں، آپ کے وزراء افسروں کے گھر بھی بنے ہوئے ہیں، اگر قانون بنائیں تو سب کے لیے بنائیں۔

مدارس کا نصاب قرآن، حدیث، فقہ ہے:...... مدارس کے نصاب کے بارے میں بات کی جاتی ہے۔ ہمارا نصاب قرآن وحدیث ہے، فقہ ہے، دینی علوم ہیں۔ مدارس کا نصابِ تعلیم متحرک اور عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ مدارس کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ''نصابِ تعلیم'' کے سلسلے میں جو بھی مثبت تجاویز ہوں گی ہم ان پر غور کریں گے۔

کیا مدارس کا نصاب وہ طے کریں گے جن کو سورۃ اخلاص بھی نہیں آتی:...... مدارس کا نصاب جدید علوم کی تعلیم پر بھی مشتمل ہے۔ ہمارے مدارس میں سائنس، ریاضی، معاشرتی علوم، مطالعہ پاکستان، انگلش اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی ہو رہی ہے لیکن یہ بات بھی واضح رہے کہ نصابِ تعلیم کا معاملہ اُن کے سپرد نہیں کیا جاسکتا جو سورۂ اخلاص بھی نہیں پڑھ سکتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآنِ کریم کے پارے تیس (۳۰) ہیں یا چالیس (۴۰)۔

مدارس اصل میں اسٹریم ہیں:...... اکثر آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ مدارس کو ہم نے مین اسٹریم میں یعنی ''قومی دھارے'' میں لانا ہے تو میں نے جواباً کہا آپ ہمیشہ کہتے ہیں کہ جناب قومی دھارے میں مدرسے کو لانا ہے، آپ یہ بتائیے کہ قومی دھارا ہے کیا؟...... خاموش، میں نے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں، قومی دھارا وہ ہے جو ہمارے پاکستان کے آئین نے متعین کیا ہے، کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا ہمارے آئین نے متعین کیا ہمارا قومی دھارا ہے اسلام اور ہم مدرسوں میں اسلام پڑھاتے ہیں، اگر تو آپ نے اپنے قومی دھارے سے اسلام کو نکال دیا ہے پھر تو ہمیں قومی دھارے میں لانے کی بات کریں اور اگر اسلام ابھی آئین میں موجود ہے تو پھر اپنے تعلیمی اداروں، نظام اور نصاب کو قومی دھاروں میں لاؤ، ہمیں قومی دھارے میں لانے کی فکر نہ کرو، ہم پہلے سے قومی دھارے میں ہیں کیونکہ ہماری قوم کا دھارا اسلام ہے، ہمارا دھارا قرآن ہے، سنت ہے، اس دھارے کو پاکستان کے آئین نے متعین کیا ہے اور ہم اسی دھارے میں شامل ہیں بلکہ ہم کہہ رہے ہیں آپ اس میں نہیں ہیں آپ اس میں آجائیں۔

اکیسویں ترمیم کی تائید:...... آخر میں اکیسویں ترمیم کے بارے میں عرض کروں گا، یاد رکھیں! یہ جو قانون بنا ہے ہمارا مؤقف یاد رکھیں، ہم دہشت گردوں کے خلاف ہیں، دہشت گردی کے خلاف ہیں، ہم امن چاہتے ہیں، ہمارے مدرسوں کے طلبہ تب ہی تعلیم حاصل کرسکیں گے جب امن ہوگا، ہم خود کلاشن کوفوں کے سایے میں زندگی گذار رہے ہیں ہمارے کتنے علماء وطلباء شہید ہوئے ہیں اس لیے اس ملک کا امن اس کی سلامتی اس کا استحکام ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے ''ملکی امن'' پر کوئی دورائے نہیں ہیں، ہم امن چاہتے ہیں اور اس ملک کی سلامتی کے لیے دعائیں کرتے ہیں، ہمارے مدرسوں میں سورۃ یٰسین کے ختم ہو رہے ہیں، آیت کریمہ پڑھی جا رہی ہے، ملک کے امن کے لیے دُعائیں ہو رہی ہیں، ہم اس کی سلامتی پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی سلامتی ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے، ملک ہے تو ہمارے مدرسے ہیں، ملک ہے تو ہماری مسجدیں ہیں، ملک کے لیے دعائیں ہو رہی ہیں، ہم نے کہا دہشت گردوں کے خلاف

آپ کارروائی ضرور کریں، لیکن آپ نے مذہب اور فرقے کو جو نشانہ بنایا اور صرف اس دہشت گرد کا کیس فوجی عدالت میں جائے گا جو مذہبی پہچان رکھتا ہو، یہ انصاف کے خلاف ہے، ہر طرح کے دہشت گرد کا کیس، خواہ وہ زبان کی بنیاد پر، قومیت کی بنیاد پر، صوبائی تعصب کی بنیاد پر، مسلک اور مذہب کے نام پر، جس عنوان پر بھی دہشت گردی کرے اس کا کیس فوجی عدالت میں جانا چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن کا مؤقف:......یہی مؤقف تھا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا (اللہ ان کی عمر میں برکت دے) مولانا نے پارلیمنٹ میں ہمارا کیس بہت مضبوطی سے لڑا اور بڑی جرات سے لڑا ہے اور مؤقف اختیار کیا کہ دہشت گردوں میں فرق نہ کرو، دہشت گرد، دہشت گرد ہے خواہ زبان کی بنیاد پر، قومیت کی بنیاد پر، صوبائی تعصب کی بنیاد پر، خواہ مسلک اور مذہب کے نام پر دہشت گردی کرے ہر قسم کے دہشت گرد کو آپ فوجی عدالت میں لائیں اور تختہ دار پر لٹکائیں۔ آپ کہتے ہیں بیس میں سے پانچ کو پکڑو پندرہ کے کیس عام عدالت میں، ہم کہتے ہیں بیس کے بیس فوجی عدالت میں، ہمارا مؤقف اسلام کے مطابق ہے یا اُن کا، یہ ہمارا مؤقف ہے الحمدللہ مولانا نے اس پر آواز اُٹھائی آج پاکستان کے ریاستی ادارے، حکومت اور بہت سی جماعتیں دانشور اور وکلاء اس کی تائید کر رہے ہیں کہ یہ تفریق ختم ہونی چاہیے یہ فرق ختم ہونا چاہیے۔

مسئولین اور ارکان عاملہ کو ہدایات:......میرے دوستو! ہم نے تمام مسئولین اور تمام ارکانِ عاملہ کو 2005ء میں جو حکومت سے مدارس کی رجسٹریشن کا معاہدہ ہوا، کی کاپی بھیج دی ہے اور اس میں تمام طریقہ لکھا ہوا ہے، حکومت کے دستخط بھی ہیں اور ہمارے مدارس کی تنظیمات کے ذمہ داران کے۔ 2010ء میں ہمارا وزارت داخلہ سے معاہدہ ہوا اس کی کاپی بھی ہم نے تمام مسئولین کو تمام ارکان عاملہ کو بھیج دی ہے۔ حکومت اور ہم میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ مدرسے کے خلاف کوئی ثبوت ہوگا تو متعلقہ وفاق کو اعتماد میں لے کر کارروائی کی جائے گی اور اگر مدرسوں کے کوائف چاہیے ہوں تو وہ حکومت مدرسوں سے نہیں مانگے گی اس مدرسے کا جس وفاق سے الحاق ہوگا اس سے مانگے گی، اس معاہدہ کی کاپیاں مسئولین سے لے لیں جو لوگ آپ کے پاس آئیں آپ ان کے سامنے یہ رکھ دیں اور اس کی پابندی کریں اور یہ کہہ دیں کہ کل کے اجلاس میں طے ہوا ہے اس کا طریقہ کار اور آئندہ کوئی نیا فارم مشورے سے بنے گا جو آجائے گا ہم اس کے مطابق دیں گے، آپس میں اتحاد رکھیں، آپس میں رابطہ رکھیں، نیز آج میڈیا کا دور ہے ہم جس دور میں جی رہے ہیں اس دور کے ہتھیار سنبھالنے ہوں گے، پہلی جنگِ عظیم جن ہتھیاروں سے لڑی گئی دوسری ان سے نہیں لڑی گئی اور آج جو جنگ لڑی جا رہی ہے، اس کے ہتھیار مختلف ہیں۔ اب کہاں گھوڑا کہاں تلوار اب کہاں نیزا، اب تو میزائل آگئے تو ہر زمانے کے ہتھیار مختلف ہوتے ہیں ہم نے ایک خط مرتب کیا ہے اور وہ خط آپ کو دو سے تین دن میں پہنچ جائے گا ان شاء اللہ۔ اس میں سب سے پہلی درخواست یہ ہے کہ آپ اپنے مدرسوں میں دعاؤں کا اہتمام کریں، رجوع الی اللہ، توبہ، استغفار، قرآن

کا ختم، سورۂ یٰسین کا ختم، بخاری شریف کا ختم، آیت کریمہ، مدارس کی حفاظت، ملک کی حفاظت، ملک کی سلامتی کے لیے دعا، نیز جتنی بھی وفاق کی طرف سے ہدایات آئیں ان کی پابندی کریں، اپنے طلبہ کو تعلیم و تربیت تک محدود رکھیں۔ یہ میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں، آج پوری دنیا ہمارے اوپر کیمرے لگا کر بیٹھی ہے، نہ بھی ہو تو ہمارا فرض ہے، ہمارے مدرسے تعلیمی اور تربیتی ادارے ہیں، فارغ ہونے کے بعد طالب علم جو چاہے کرے، پڑھنے کے زمانے میں صرف تعلیم کو مقصد بنائے۔ آپ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اللہ اکبر کہتے ہیں آپ اور میں جب نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں، کھانا حلال تھا اب حرام، پینا حلال تھا اب حرام، باتیں کرنا حلال تھا اب کیا ہو گیا؟ حرام، چلنا پھرنا حلال تھا اب کیا ہو گیا؟ حرام، جیسے تکبیر تحریمہ کہو اللہ اکبر تو جب تک سلام نہ پھیرو نماز میں کھانا حرام، پینا حرام، بولنا حرام، چلنا حرام اور باتیں کرنا، حرام اسی طرح مدرسے میں جب کوئی طالب علم آیا اور اس نے داخلہ فارم پُر کیا یہ تکبیر تحریمہ ہے اور دورہ سے فارغ ہو کر سند لے کر جب جائے گا یہ سلام ہے، اس وقت تک ساری چیزیں حرام، مدرسے میں مدرسے کی چار دیواری میں سوائے پڑھنے کے اور کوئی کام نہ کرے۔ ہم ان شاء اللہ تحفظ مدارس کے مشن میں کامیاب رہیں گے، آپ ہمارا سر نیچے نہ کرنا آپ اپنے اکابر کی ہدایات اور اساتذہ کی ہدایات پر چلنا۔ ہم ان شاء اللہ جدوجہد کر رہے ہیں، کامیاب ہوں گے، پہلے بھی کامیاب تھے کیونکہ ہمارے پاس دلیل ہے۔

حکومت کو پیغام:...... باقی حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ مدارس کی آزادی، خودمختاری، حریتِ فکر و عمل (دینی علوم کی حفاظت و اشاعت کے لیے) ہم ہر قیمت پر برقرار رکھیں گے، ان شاء اللہ ان مدارس کی آزادی اور عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ ہم پاکستان سے محبت کرنے والے لوگ ہیں پاکستان کے جانثار اور وفادار ہیں مگر ہمیں کوئی دیوار کے ساتھ لگانے کی کوشش نہ کرے، اگر ہمیں دیوار کے ساتھ لگانے کی کوشش کی گئی تو بنیاد خطرے میں پڑ جائے گی کیونکہ پاکستان کی بنیاد نظریہ ہے اور ہم اس نظریہ کے محافظ اور چوکیدار ہیں، ہمارے مدارس کے ساتھ توہین آمیز رویہ ختم کیا جائے اور تمام ضلعی افسران سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی طرف سے کوئی نئے فارم، نئے آرڈر، نئے قانون جاری نہ کریں۔ حکومت سے ہمارے مذاکرات ہوئے ہیں جو بات مشورے سے اتفاق کے ساتھ طے ہو گی ہم اس کی پابندی کریں گے اور حکومت سے درخواست ہے کہ ان تمام افسران کا نوٹس لیں جو اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ہیں، اپنی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں اور بلاوجہ اس ملک کے اندر انتشار اور تصادم کی فضاء پیدا کرنا چاہتے ہیں، ہم اس ملک کے بحران میں اضافہ نہیں کرنا چاہتے ہم اس ملک میں دہشت گردی کے خاتمے میں حکومت کے حلیف ہیں حریف نہیں، ہم رفیق ہیں فریق نہیں، ہم معاون اور مددگار رہیں مزاحم نہیں، اس ملک کا امن ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے، لیکن کوئی ہمارے ساتھ زیادتی کرنا چاہے گا تو ہم اس زیادتی کے خلاف پُرامن اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے احتجاج کریں گے۔

واخر دعطوانا عن الحمد لله رب العلمین ۔

وزارتِ داخلہ حکومت پاکستان کا اربابِ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نام خط اور جوابِ خط

ادارہ

وزارت داخلہ
حکومت پاکستان

انتہائی جلد (رازداری کے ساتھ)

عنوان: مدارس کی اصلاح/ضابطہ بندی پر کمیٹی

حکام بالا مندرجہ ذیل پر مشتمل کمیٹی تشکیل دیتے ہوئے مسرت کا اظہار کر رہے ہیں جو مدرسہ کی اصلاح/ضابطہ بندی میں درپیش مسائل کو حل کریں گے۔

i)	سیکریٹری وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی	چیئرمین
ii)	ایڈیشنل سیکریٹری۔1، وزارت داخلہ	ممبر
iii)	ایڈیشنل سیکریٹری، وزارت تعلیم و تربیت و اعلیٰ تعلیمی معیار	ممبر
iv)	صوبائی سیکریٹری کی سطح کے تمام صوبوں سے نمائندے	ممبر
v)	دو نمائندے منجانب اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان (ITMP)	ممبر

2۔ یہ کمیٹی اپنے مقاصد میں اعانت حاصل کرنے کیلئے کسی حکومتی عہدار (افسر)، سیاستدان، مذہبی سکالر، یا کسی دوسرے فرد کو ممبر چن سکتی ہے۔

3۔ کمیٹی کے ٹرم آف ریفرنیس (حوالہ جاتی نکات) مندرجہ ذیل ہوں گے۔

i) ایک جامع رجسٹریشن فارم برائے مدارس کی تشکیل کیلئے متعلقہ اداروں/وزارتوں سے رابطہ کاری

کرنا جس سے رجسٹریشن پراسس میں سہولت پیدا ہو۔

ii) مدارس کے مالیات (فنڈ) کے بہاؤ کی نگرانی اور غیر ملکی امداد کو صرف حکومت کے ذریعے وصول کرنے کیلئے طریقہ کار وضع کرنا۔

iii) علماء، ماہرین تعلیم اور صاحب الرائے قائدین کو منتخب (اکٹھا) کرنا اور ملک میں برداشت و ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے "قومی رائے" کی تشکیل و تشہیر کرنا۔

iv) پورے تعلیمی نظام بشمول مدارس کی اصلاح کیلئے سفارشات حاصل کرنا۔

v) وزارت داخلہ اور اتحاد تنظیمات مدارس کے مابین ہونے والے معاہدہ جو اکتوبر 2010ء میں ہوا پر عمل درآمد کرنے کیلئے 15 دنوں کے اندر اندر ایک ایکشن پلان تجویز کرنا۔ مدارس کے نصاب میں انٹر عالیہ کی اصلاح کرنا۔

vi) مدارس کی نچلے سطح کی اسناد جیسے ثانویہ عامہ و ثانویہ خاصہ کے معادلہ کیلئے طریقہ کار وضع کرنا۔

vii) مدارس کیلئے جرمانے و مراعات کے نظام کے قیام کیلئے تجاویز اکٹھی کرنا جو کئے گئے اقدامات کی تعمیل کرتے ہیں یا نہیں کرتے، تاکہ مذکورہ بالا تجاویز پر عمل ہو سکے۔

viii) کھیلوں اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینا خاص طور پر مدارس اور مرکزی دھارے کے سکولوں کے درمیان حوصلہ افزا مقابلہ کو فروغ دینا۔

4۔ کمیٹی مذکورہ بالا حوالہ جاتی نکات کی پیش رفت پر ہر دو ہفتوں بعد وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کو رپورٹ پیش کرے گی۔

منجانب: ہدایت اللہ (ڈپٹی سیکریٹری۔ایڈمن)

بجانب: 1) سیکریٹری وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، اسلام آباد

2) چیف سیکریٹریز۔ پنجاب / سندھ / کے پی کے / بلوچستان / گلگت بلتستان / آزاد کشمیر۔ اس درخواست کے ساتھ کہ وہ صوبائی سیکریٹری کی سطح کے افسر کا کمیٹی کیلئے تعین کریں۔

3۔ ایڈیشنل سیکریٹری۔1، وزارت داخلہ، اسلام آباد۔

4۔ ایڈیشنل سیکریٹری، وزارت تعلیم و تربیت و اعلیٰ تعلیمی معیار، اسلام آباد۔

5۔ صدر، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان (ITMP)، کراچی۔

حوالہ: وزارت داخلہ: U.O.Dy.NO.357/2015-DS(Admn)

تاریخ: 20 جنوری 2015

جوابِ خط

منجانب: مولانا محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ترجمان ومعاون خصوصی برائے صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

بجانب: 1) گرامی قدر محترم جناب سیکرٹری صاحب،
وزارت داخلہ حکومت پاکستان۔
2) گرامی قدر محترم جناب سیکرٹری صاحب،
وزارت مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی، حکومت پاکستان۔

عنوان: مدارس کی اصلاح وضابطہ بندی (Madrassa Reforms/Regulation)۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے،

مندرجہ بالا عنوان پر آنجناب کے خطوط

(1) وزارت داخلہ۔ یو۔ او۔ ڈی وائی نمبر: 357/2015-DS(ADMN) تاریخ 20-01-2015،

(2) وزارت مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی خط نمبر: 29(12)/D-II/2014 تاریخ: 23-01-2015،

(3) وزارت ھذا کا خط نمبر 29(12)/D-II/2014 تاریخ 27-01-2015 کے حوالے سے موصول ہوئے۔

2۔ موجودہ حالات میں مدارس سے متعلق معاملات کو طے کرنے کیلئے وزارت داخلہ نے جو مستقل کمیٹی تشکیل دی ہے اس کو ہم تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں، یہ وقت کی عین ضرورت ہے اور اس کے لیے ہم آنجناب کے شکرگزار ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

3۔ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی سپریم کونسل کا اجلاس عنقریب طلب کیا جارہا ہے، ان شاء اللہ اس اجلاس میں مذکورہ تمام مکتوبات پر غور وفکر کے بعد ہم اپنی متفقہ رائے اور ناموں کی تجویز سے آنجناب کو مطلع کردیں گے۔

4۔ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان، ملک میں موجود پانچ وفاق/ تنظیم/ رابطہ کے اتحاد کا نام ہے جس

میں درج ذیل وفاق/ تنظیم/ رابطہ شامل ہیں:

(۱) وفاق المدارس العربیہ پاکستان (۲) تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان (۳) وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (۴) وفاق المدارس الشیعہ پاکستان (۵) رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان

ان وفاق/ تنظیم/ رابطہ میں سے ہر ایک کی مستقل حیثیت واہمیت ہے اس میں ہر ایک کی نمائندگی ضروری ہے، ہماری رائے ہے کہ ان کمیٹیوں کے لیے پانچوں تنظیمات سے نمائندے لئے جائیں۔

5۔ مدارس کے ساتھ معاہدات ومذاکرات 15 سے 20 سال کے عرصے پر محیط ہیں، اس سے قبل وزیر/ سیکرٹری سطح کی شخصیات مذاکرات ومعاہدات میں شریک ہوئی تھیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تمام معاملات اس وقت تک نتیجہ خیز ثابت نہ ہوں گے جب تک ان میں ایسی شخصیات شامل نہ ہوں جن کے پاس فیصلہ کرنے کا اختیار بھی ہو۔

6۔ یہ بات آنجناب کے علم میں لانا انتہائی ضروری ہے جس کا تذکرہ محترم وزیر داخلہ جناب چوہدری نثار علی خان صاحب سے اجلاس (17 جنوری 2015) میں ہوا اور اس پر باہمی اتفاق ہوا اور جناب وزیر داخلہ صاحب کی طرف سے یقین دہانی بھی کرائی گئی، لیکن وہ شکایات جوں کی توں موجود ہیں، متعدد شہروں میں دینی مدارس پر چھاپوں اور کوائف طلبی کے نام پر انہیں ہراساں اور پریشان کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ توجہ طلب امر یہ ہے کہ جب مدارس کے معاملات سے متعلق تشکیل شدہ کمیٹی کا اجلاس ہی نہیں ہوا اور نہ ہی ابھی تک ڈیٹا فارم وغیرہ کے مسودات پر اتفاق ہوا ہے تو مدارس میں اس قسم کی کاروائیاں تشویشناک اور قابل افسوس ہیں۔ ہماری گزارش ہے کہ اس سلسلہ کو فی الفور روکا جائے۔

والسلام

محمد حنیف جالندھری

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ترجمان ومعاون خصوصی برائے صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

کاپی برائے:

☆ قائدین اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان۔

☆......☆......☆

دینی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب
شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس، ملتان

تمام دینی جماعتوں کے سربراہوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ کے سامنے اکیسویں ترمیم کا بل قومی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔

اسمبلی میں بل پاس کرانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بل کی عبارت تجویز کر کے وزارت قانون تمام پارلیمنٹ کے ممبروں کو ارسال کرے اور اس پر ہر ایک کو آزادنہ رائے دینے کا حق حاصل ہو۔ پھر یہ ایک مسودہ تیار کر کے رائے عامہ کے لئے نشر کیا جائے تا کہ قانون دان، جج، وکلا، سیاست دان اور ملک کے دانشور اپنی اپنی ترجیحات تحریری طور پر پیش کریں۔ اس کے بعد تمام ترجیحات کو مدِ نظر رکھ کر مسودہ دوبارہ ترتیب دے کر اراکین پارلیمنٹ اور رائے عامہ کے لئے حسبِ سابق نشر کیا جائے۔ جب سیاسی حضرات اور دانشوران ملک وملت کی ترجیحات مکمل ہو جائیں تو پھر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے پیش کیا جائے اور مفادِ عامہ کے لئے بل پاس کیا جائے۔

لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنے دورِ حکومت میں دو بل پارلیمنٹ میں پیش کئے اور یہ دونوں بل اپنی افرادی اکثریت کی وجہ سے خاطر خواہ بحث کے بغیر پاس بھی کروالئے۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جو تحفظات پیش کئے ان کی بھی پرواہ نہیں کی گئی، صرف جماعت اسلامی اور جناب اعجاز الحق صاحب نے ان کی حمایت کی۔

اب معاملہ یہ ہے کہ خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے اور اگر دینی جماعتوں نے پرواہ نہ کی تو یہ ملک بھی بنگلہ دیش کی طرح سیکولر اسٹیٹ بن جائے گا اور اس کے بعد پانی سر سے گزر جائے گا۔

(۱)......تمام مسلمانوں کو خاص کر ختم نبوت والوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ کل کو اسی اکثریت کے بل بوتے پر قادیانیوں کو

اقلیت قرار دینے کا قانون ختم کر دیا گیا تو احتجاج پر دہشت گردی کا جرم لگ سکتا ہے۔

(۲)......تمام مسلمان جو حضور ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے توہینِ ناموسِ رسالت نا قابلِ برداشت ہے۔آپ نے پڑھا ہوگا کہ توہین رسالت پر مبنی کارٹون متعدد بار شائع کرنے والے اخبار کے ذمہ داران پر حملہ کر کے محبانِ رسول ﷺ نے جان کی بازی لگا دی۔

کل کو اسی اکثریت کے بل بوتے پر آئین سے ناموسِ رسالت کا قانون ختم کر دیا گیا تو محبانِ رسول کی آزمائش ہوگی کیونکہ اس قانون کے ختم کرنے کے بعد غیر مسلم کثرت سے توہین کرنے لگیں گے اور اگر کسی نے محبت رسول میں توہین کرنے والے کو برداشت نہ کیا اور احتجاج کا راستہ بھی اپنایا تو اس پر دہشت گردی کا جرم لگ سکتا ہے۔

(۳)......پچھلی حکومت میں جس طرح کوشش کی گئی اگر اسی طرح اس حکومت نے ملک عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے اسلامی کا لفظ ختم کرنے اور ملک کے سربراہ کے مسلمان ہونے کی شرط ختم کرنے کا بل اکثریت کی بنا پر منظور کرالیا اور اسی طرح آئین پاکستان سے کتاب وسنت کا لفظ ختم کر دیا، تو مسلمانانِ پاکستان آزمائش میں آجائیں گے کہ احتجاج کرنے والوں کو حکومت کا جواب ہوگا کہ ملک سیکولر ہے، حکومت مذہب میں دخل نہیں دے سکتی لہٰذا احتجاج بھی کام نہ آئے گا۔

اِس وقت تمام دینی جماعتیں اتحاد کر کے ملک کو سیکولر اسٹیٹ بننے سے بچائیں، صرف بیانات سے ملک سیکولر اسٹیٹ بننے سے نہیں بچ سکتا، لہٰذا عملی اقدامات کریں اور دین اسلام کی بقاء وسربلندی کے لئے عمل پیرا ہوں۔

اللہ پاک آپ حضرات کو دین اسلام کی بقاء وسربلندی کے لئے عمل پیرا رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

☆......☆......☆

حضرت گنگوہیؒ، فقیہ النفس

حضرت گنگوہیؒ کی گہرائی فکر، دقت نظر اور اندرون بینی کی وجہ سے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسے علامہ زمان اور بحر علوم نے (قادیانیوں کے متعلق مقدمہ میں) بہاول پور کی عدالت میں فرمایا تھا: ''ویسے تو ہمارے نزدیک حضرت شاہ عبد العزیز، علامہ شامیؒ سے فقیہ ہیں اور حضرت گنگوہی کو بھی ہم نے، شامی سے فقیہ النفس پایا''۔(انوار انوری، ص:۵۰)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں:

''حضرت گنگوہیؒ کو اللہ تعالیٰ نے فقاہت فی النفس سے سرفراز فرمایا تھا، مسلک حنفی کو ادلۂ حدیث سے ثابت کرنا اور جو حدیث بظاہر مخالف نظر آئے اس کا جواب دینا، حضرت گنگوہیؒ نے اس فریضہ کو کامیابی سے ادا کیا ہے، اس کے علاوہ حنفیہ متاخرین کی جو تفریعات حدیث کے خلاف تھیں، اُن کی فقہ حنفی سے برات کی، علاوہ ازیں فقہ میں توسع اور تضییق کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی''۔(ماہنامہ بینات، بنوری نمبر، ص:۱۰۴)

قواعد وضوابط برائے ملحقہ مدارس

ترتیب: محمد سیف اللہ نوید (معاون ناظم)
نظر ثانی: مولانا عبد المجید (ناظم مرکزی دفتر وفاق)

[وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ ومجلس شوریٰ کے اجلاسوں کے فیصلہ جات ارباب مدارس کے استفادہ کے لئے ماہنامہ ''وفاق المدارس'' میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔اس ماہ جو قواعد شائع کیے جارہے ہیں انہیں حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے ملحقہ مدارس کے نظم کو مربوط بنانے کے لئے مرتب فرمایا تھا، جن کی منظوری ''وفاق'' کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ 15، 16 جمادی الاخریٰ 1379ھ مطابق 16، 17 دسمبر 1959ء اور اجلاس منعقدہ 20 شعبان 1379ھ مطابق 18 فروری 1960ء میں دی...ادارہ]

نظام تعلیم

تعلیمی سال:......تعلیمی سال شوال المکرّم تا شعبان المعظم ہوگا۔

اوقات تدریس:......اوقات تدریس 6 گھنٹے روزانہ ہوں گے۔

زبان تدریس:...... ہر مدرسہ میں زبان تدریس عام طور پر اردو اور چھٹے درجے سے لے کر آخر تک کسی ایک کتاب کی تدریس کے لیے ذریعہ تعلیم عربی ہو اور کم از کم دورہ حدیث شریف کے امتحانات کے جوابات عربی میں ہوں۔

جماعت بندی:...... جماعت بندی، درجہ بندی لازمی اور ضروری ہے جو کہ نصاب کے مطابق ہوگی۔ جو کتب جس درجہ میں وفاق کی طرف سے مقرر ہو جائیں وہ کتب لازماً اس درجہ کے شرکاء کو پڑھنی ہوں گی، اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی اور تعلیمی سال کے اختتام پر ان کتب کا امتحان دینا ہوگا۔

اساتذہ میں کتب کی تقسیم:...... مدرسین قابل رکھے جائیں اور تقسیم کتب میں اساتذہ کی قابلیت اور ان کتب کے

ساتھ خصوصی مناسبت کا خیال رکھا جائے جو اسے برائے درس دی جاتی ہیں۔

تدریس کی نگرانی:......مدرسین حضرات کی تعلیم کی کماً وکیفاً نگرانی کی جائے تا کہ سال تعلیمی کے اختتام پر نصاب کے مطابق تعلیم پوری ہو سکے اور طلباء کو ہر لحاظ سے فائدہ ہو۔

پچھلی پڑھائی کا ہفتہ وار جائزہ:......طلبہ کی پچھلی پڑھائی کا ہفتہ وار جائزہ ضرور لینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اگلے اسباق پڑھتے جائیں اور پچھلے اسباق بھلا دیں۔

اسباق میں طلبہ کی حاضری:......طلباء کی حاضری کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔ اسباق میں طلباء کی غیر حاضری پر مناسب تنبیہ کی جائے۔

مطالعہ کتب:......مطالعہ کتب کا انتظام ہو اور مطالعہ کے لیے اوقات کی تخصیص کی جائے۔ ان مخصوص اوقات میں سخت پابندی کرائی جائے، مدرسین کی نگرانی میں اس کام کی تکمیل کی جائے۔

ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام:......طلبہ کی استعداد کے مطابق تقریری مقابلوں اور ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام ہونا چاہیے تا کہ ان کی صلاحیتیں مزید اجاگر ہو سکیں۔

مسلک اہل حق کے مطابق ذہنی تربیت:......تمام اساتذہ تعلیم و تدریس میں اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ شرکاء درس میں اہل حق کی مخصوص ذہنیت پیدا ہو۔

امتحانات کی باقاعدگی:......امتحان سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ کا باقاعدہ انتظام ہو۔

داخلہ و اخراج

تاریخ داخلہ:......تمام ملحقہ مدارس میں داخلہ 11 تا 20 شوال ہوتا رہے گا اور 15 شوال سے تعلیم شروع ہو جایا کرے گی۔

امتحانِ داخلہ:......درس نظامی کے درجہ میں داخلہ بذریعہ امتحان ہوگا۔ اس طالب علم کو داخلہ دیا جائے گا جو اردو، فارسی اور عربی میں سے کسی ایک زبان میں امتحان دے سکتا ہو اور خود لکھ سکتا ہو۔

داخلہ فارم:......ملحقہ مدارس میں داخلہ بذریعہ داخلہ فارم ہوگا۔ جس میں مقامی حالات کے مطابق مہتمم صاحب کی طرف سے عائد کردہ شرائط کا ایک خانہ بھی ہوگا۔

تصدیق نامہ:......ہر ملحقہ مدرسہ میں طلباء کا داخلہ و اخراج بذریعہ تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) ہوگا۔

ابتداء سال میں تصدیق نامہ:......داخلہ کے وقت ابتداءِ سال میں تصدیق نامہ لازمی نہیں، البتہ اگر ارباب اختیار کو اطمینان نہ ہو تو ابتداء میں ہی تصدیق نامہ طلب کر سکتے ہیں۔

وسط سال میں تصدیق نامہ:......وسط سال میں تصدیق نامہ ضروری ہوگا، تصدیق نامہ دینے میں مہتمم مدرسہ

سہولت سے کام لے۔

اخراج:......شرائط داخلہ اور قواعد وضوابط مدرسہ کی خلاف ورزی کی آخری سزا تا حد اخراج ہوسکتی ہے۔

تعطیلات

تعطیلات مدرسہ:

(۱)......ملحقہ مدارس میں 16 شعبان المعظم تا 10 شوال المکرّم تعطیل ہوگی۔

(۲)......عیدالاضحیٰ میں ایک ہفتہ از 7 ذوالحجہ تا 13 ذوالحجہ تعطیل ہوگی۔

(۳)......البتہ بعض مدارس کو موسمی حالات کے مطابق سرمایا گرما میں تعطیلات کی خصوصی اجازت ہوگی۔

تعطیلات برائے مدرسین

(۱) درس نظامی:......اتفاقیہ ۲۰ یوم، بیماری ایک ماہ اور فریضہ حج کے لیے ڈیڑھ ماہ تک رخصت باتنخواہ ہو سکے گی۔اس کے علاوہ باقی اتفاقیہ یا بیماری وغیرہ تعطیلات کی تنخواہ وضع ہوگی۔

(۲) درجہ قرآن و پرائمری:......ایک ماہ اتفاقیہ رخصت اس درجہ کے مدرسین بلا وضع تنخواہ لے سکتے ہیں ۔زائد میں تنخواہ وضع ہوگی۔۲۱ رمضان سے ۵ شوال تک اور ۷ ذی الحجہ تا ۱۳ تک ان درجات میں رخصت ہو گی۔

قبل از رمضان مدرسہ چھوڑنے پر تنخواہ کا استحقاق:......کسی مدرس یا مدرسہ کے درمیان اگر یہ صورت ہوئی کہ مدرسہ نے یا مدرس نے قبل از رمضان اطلاع چھوڑنے کی دے دی تو وہ تنخواہ کا مستحق ہوگا۔

آمد وخرچ کے حسابات کا سرکاری آڈٹ کرانا:......

ہر ملحق مدرسہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ خطرات کے پیش نظر اور تحفظ کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ ارباب اہتمام جلد از جلد اپنے آمد وخرچ کے حسابات کو باقاعدہ مرتب کر کے سرکاری آڈٹ کرا کر اور اس کی ایک نقل دفتر مرکز میں بھیج دیں، حسابات کے رکھنے اور باقاعدہ مرتب کرنے میں انہیں اگر دقت پیش آئے تو کسی ماہر حسابات سے تعاون حاصل کرلیں۔

☆......☆......☆

فہرست نمائندگان وفاق المدارس برائے سرکاری رجسٹریشن

ادارہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق دینی مدارس وجامعات کی سرکاری رجسٹریشن کے لئے ضلع وار کوآرڈینیٹرز متعین کئے گئے ہیں۔ارباب مدارس سرکاری رجسٹریشن کے سلسلے میں اپنے علاقائی کوآرڈینیٹرز سے رابطہ فرمائیں۔ فہرست حسب ذیل ہے:

دارالحکومت اسلام آباد وآزاد کشمیر

نمبر شمار	نام نمائندہ	مدرسہ	فون نمبر	موبائل نمبر	متعلقہ علاقہ
1	حضرت مولانا قاضی محمود الحسن صاحب	دارالعلوم الاسلامیہ سول سیکرٹریٹ مظفرآباد	05822 451188	0300 2187329	آزاد کشمیر
2	حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب	جامعہ محمدیہ ایف سکس اسلام آباد	051 2827690	0300 9723236	اسلام آباد

صوبہ پنجاب

1	مولانا سید عبدالمعبود صاحب	جامعۃ البنات مالکیہ نقشبندیہ چوک کرم داد قریشی	0662 450021	0300 7488656	مظفرگڑھ
2	مولانا عبدالمجید صاحب	جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید مظفرگڑھ	066 2210049	0301 4040649	مظفرگڑھ
3	مولانا عبدالغفور صاحب	جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن محلہ فاروق اعظم لیہ	0694 470133	0300 8765517	لیہ

4	مولانا مفتی خالد محمود صاحب	جامعہ خلفاء راشدین خیابان سرور ڈیرہ غازی خان	064 2460846	0300 7513351	ڈیرہ غازی خان
5	مولانا عبدالصمد درخواستی صاحب	جامعہ شیخ درخواستی راجن پور	0651-688931	0333 7498845	راجن پور
6	حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب	ارالعلوم فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی	051-5575609	0300-5121713	راولپنڈی
7	قاری ابوبکر صدیق صاحب	جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم	0544-626445	0321-9511855	جہلم
8	مولانا محمد ادریس صاحب	دارالعلوم حنفیہ نزد بھون چوک چکوال	0543-541570	0333-5789766	چکوال
9	مولانا عبدالمتین صاحب	جامعہ جابر بن عبداللہ گاؤں نرتوپہ اٹک		0300-5255718	اٹک
10	مولانا نعیم اللہ صاحب	مدرسہ اشرف العلوم محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ	055-4210401	0321-6436036	گوجرانوالہ/ حافظ آباد
11	مولانا فراز احمد صاحب	جامعہ الصفدرین طیبہ مارٹ کمیٹی بازار منڈی بہاؤالدین	0546-521133	0364-6456000	منڈی بہاؤالدین
12	مولانا محمد الیاس صاحب	مدرسہ العلوم فاروقیہ گاؤں ساکہ کھاریاں گجرات	053-7013870	0300-8626539	گجرات
13	مولانا محمد ایوب خان	دارالعلوم مدنیہ نسبت روڈ سیالکوٹ	052-6612637	0300-7415579	سیالکوٹ
14	مولانا محمد یحیی محسن صاحب	مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن جامع مسجد حنفیہ نارووال	0542-410240	0333-7772700	نارووال
15	مفتی خرم یوسف صاحب	جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاهور	042-37588122	0300-4779944	لاهور

16	مولانا مفتی عزیز الرحمان صاحب	جامعہ منظور الاسلامیہ صدر چھاؤنی لاھو	042-36674786	0321-4109755	لاھور
17	مولانا طاہر عالم صاحب	جامعہ فاروقیہ شرق پور روڈ شیخو پورہ	056-3783939	0333-4294107	شیخو پورہ
18	مولانا مشتاق احمد صاحب	جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن نظام پورہ روڈ قصور	049-2764954	0300-8090882	قصور
19	مفتی غلام محمود صاحب	جامعہ محی الاسلام عثمانی نئی لکڑ منڈی اوکاڑہ	044-2523899	0301-7360736	اوکاڑہ
20	مولانا کلیم اللہ رشیدی صاحب	جامعہ رشیدیہ جی ٹی روڈ ساہیوال	040-4223421	0321-6929172	ساہیوال
21	مولانا عبد الحق مجاہد صاحب	جامعہ انوار الاسلام القائم ٹاؤن ملتان	061-257115	0300-9637397	ملتان
22	مولانا عبد الماجد صاحب	جامعہ مالکیہ مینار مسجد خانیوال	065-2553213	0300-6899913	خانیوال
23	مولانا حبیب الرحمان صاحب	جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں	0608-342983	0300-6851059	لودھراں
24	مولانا قاری محمد طیب صاحب	جامعہ حنفیہ سول لائنز آئی بلاک وہاڑی	067-3353792	0308-3353792	وہاڑی
25	حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب	جامعہ اسلامیہ امدادیہ گلشن امداد فیصل آباد	041-8717811	0300-8667811	فیصل آباد
26	مولانا عبد الرحیم صاحب	جامعہ محمودیہ گوجرہ روڈ صدر جھنگ	047-7613394	0300-6503351	جھنگ
27	مولانا قاری محمد انور صاحب	جامعہ دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ٹوبہ ٹیک سنگھ	046-2540614	0301-7282257	ٹوبہ ٹیک سنگھ

28	مولانا مفتی مظہر شاہ صاحب	جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہ یونیورسٹی روڈ بہاولپور	062-2285622	0300-9686181	بہاولپور
29	مولانا معین الدین صاحب	جامعہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد بہاولنگر	063-2750223	0302-6983516	بہاولنگر
30	مولانا عامر فاروق عباسی صاحب	جامعہ عربیہ رحیمیہ ترتیل القرآن مرکزی عیدگاہ رحیم یار خان	068-5875213	0300-6727576	رحیم یار خان
31	مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا	048-3213297	0300-9600464	سرگودھا
32	مولانا خلیل احمد صاحب	معہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں پپلاں میانوالی	0459-242604	0300-6091121	میانوالی
33	مولانا محمد صفی اللہ صاحب	جامعہ قادریہ محلہ رحیم آباد بھکر	0453-512341	0333-6840685	بھکر
34	مولانا عبدالجبار صاحب	دارالعلوم زبیدہ للبنات ڈاکخانہ ہڈالی خوشاب	0454-721303	0300-9602997	خوشاب
35	مولانا قاری عبدالباسط صاحب	جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن کوٹ خدا بخش پاکپتن	0457-851435	0300-5080564	پاکپتن

صوبہ بلوچستان

نمبر شمار	نام نمائندہ	مدرسہ	فون نمبر	موبائل	متعلقہ علاقہ
1	مولانا عبدالرحمان صاحب	جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم شاہ کاریز لورالائی	0824-676050	0334-2324572	لورالائی
2	مولانا منیب الرحمان صاحب	جامعہ تعلیم القرآن جیل روڈ ژوب	0822-412950	0300-2803604	ژوب
3	مولانا خیر محمد خیر خواہ صاحب	جامعہ العلوم الشرعیہ کوشک خضدار	0848-412344	0333-7971756	خضدار

4	مولانا عبداللطیف صاحب	مدرسہ عربیہ تجوید القرآن مسجد روڈ بازار قلات		0302 3411726-	قلات
5	مفتی عطاء اللہ صاحب	جامعہ امام ابوحنیفہ شاہی باغ مستونگ	0843 895820-	0332 7867187-	مستونگ
6	مولانا محمد اشرف صاحب	مدرسہ انوار العلوم مشکے گجر آواران	0313 8388808-	0333 3639313-	آواران
7	مولانا عبدالشکور صاحب	المدرسہ العربیہ دار العلوم انصاف پرویژن سٹور خاران	0333 2905615-	0333 7853813-	خاران
8	مفتی احتشام الحق صاحب	جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تربت	0852 320351-	0300 2201204-	مکران
9	مولانا محمد اعظم صاحب	جامعہ دار العلوم گرمکان ڈاکخانہ چنکان پنجگور	0322 2711313-	0334 2371313-	پنجگور
10	مولانا عبدالحمید انقلابی صاحب	مدرسہ اسلامیہ مطلع العلوم محلہ سورگ دل گوادر	0864 4210745-	0321 6557368-	گوادر
11	مولانا عطاء اللہ صاحب	مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ صحبت سرائے روڈ سبی	0334 6380557-	0300 3703855-	سبی
12	مولانا کفایت اللہ صاحب	دار العلوم بھاگ ناڑی بولان	0331 3182192-	0311 3182192-	نصیر آباد
13	مفتی عصمت اللہ صاحب	مدرسہ مصباح العلوم نزد جامع مسجد موسیٰ خیل	0828 611024-	0323 6706762-	موسیٰ خیل
14	مفتی صلاح الدین صاحب	دار العلوم چمن صفہ ٹاؤن قلعہ عبداللہ	0826 614800-	0300 3871110-	قلعہ عبداللہ
15	مولانا محمد امان صاحب	جامعہ عثمانیہ شہر قلعہ سیف اللہ	0823 610609-	0321 8078900-	قلعہ سیف اللہ

16	مولانا عطاء اللہ صاحب	جامعہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین		0300-3877838	پشین/زیارت
17	مولانا رسول شاہ صاحب	جامعہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ	081-2448951	0333-7833010	کوئٹہ
18	مولانا غلام اکبر صاحب	جامعہ العلوم الشرعیہ گلیکسی ٹاؤن حب لسبیلہ	0853-362089	0300-2802094	لسبیلہ
19	مولانا مفتی حسین احمد صاحب	مدرسہ عربیہ جمالیہ جناح روڈ نوشکی	0825-3806	0321-2242313	نوشکی
20	مولانا عبد الوہاب صاحب	مدرسہ انوار العلوم چھتر اسٹاف تحصیل دالبدین چاغی	082-5521510		چاغی

صوبہ خیبر پختونخواہ

نمبر شمار	نام نمائندہ	مدرسہ	فون نمبر	موبائل	متعلقہ علاقہ
1	مولانا عاقل شاہ صاحب	دار العلوم الشرعیہ گاؤں فاطمہ مردان	0937-2012830	0333-9859835	مردان
2	مولانا عبد الحکیم صاحب	مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات سول کالونی ڈگر بونیر	0939-402996	0346-9418209	بونیر
3	مفتی سید وزیر صاحب	دار العلوم دیر بالمقابل پولیس اسٹیشن دیر	0300-3557789	0345-9158851	دیر بالا
4	مولانا شمس الامین صاحب	مدرسہ فاروقیہ حاجی آباد دیر	0945-826489	0336-9973119	دیر پائیں
5	مولانا صدیق احمد صاحب	جامعہ دار القرآن ڈاکخانہ رحیم آباد سوات	0946-700913	0300-5742268	سوات
6	مولانا قاری مشتاق احمد صاحب	جامعہ عائشہ صدیقہ بشام تحصیل الپوری شانگلہ	0966-406397	0346-9601977	بشام

7	مولانا عبدالرحیم صاحب	جامعہ تعلیم القرآن شاہ پور الپوری شانگلہ	0946-885396	0334-8885583	شانگلہ
8	مولانا عبدالرحمان صاحب	جامعہ اسلامیہ ریحان کوٹ چترال	0943-412795	0344-9700900	چترال
9	مولانا حسین احمد صاحب	جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ صدر پشاور	091-5240444	0333-9121026	پشاور
10	مولانا وصال احمد صاحب	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ	0923-630430	0333-9114235	نوشہرہ
11	مفتی نصیر محمد حقانی صاحب	مدرسہ سلمان فارسی بٹاکرہ تحصیل ٹوپی صوابی	0938-273378	0314-9873636	صوابی
12	مولانا فرید الدین صاحب	دارالعلوم کوثر القرآن اندرون ویگن اڈہ بٹگرام	0997-311375	0346-9602057	بٹگرام
13	مولانا محمد امین صاحب	مدرسہ عربیہ امینیہ کمیلا داسو کوہستان	0998-407118	0346-5716502	کوہستان
14	مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب	مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ صابر شاہ مانسہرہ	0987-350222	0300-9119299	مانسہرہ
15	مولانا فیوض الرحمان صاحب	جامعہ مخزن العلوم خلیلیہ سکندر پور ہری پور	0995-611369	0300-8148525	ہری پور
16	مولانا حبیب الرحمان صاحب	مدرسۃ العلوم الصدیقیہ گلفام ٹاؤن ایبٹ آباد	0992-508404	0304-5022734	ایبٹ آباد
17	مولانا قاری عمر صدیق صاحب	معہد القرآن الکریم مین بازار کرک	0927-211430	0334-8686466	کرک
18	مولانا محمد مجاہدین صاحب	مدرسہ فاطمہ الزہراء للبنات ڈاکخانہ توغ بالا کوہاٹ	0922-200779	0333-9622607	کوہاٹ

19	مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب	دارالعلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن لکی مروت	0969-510671	0336-5763095	لکی مروت
20	مولانا حماد اللہ فاروق صاحب	دارالعلوم محمودیہ عید گاہ کلاں ڈیرہ اسماعیل خان	0966-716258	0333-9961429	ڈیرہ اسماعیل خان
21	مولانا ذاکر اللہ صاحب	جامعہ مدینۃ العلوم گاؤں نویکلے باجوڑ ایجنسی	0942-220836	0300-9005466	باجوڑ ایجنسی
22	مولانا عبدالباسط صاحب	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ	0921-511982	0333-9163238	چارسدہ/مہمند ایجنسی
23	مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب	مدرسہ بنات عائشہ خوشحال بابا گلبہار نیو بخٹیلہ مالاکنڈ	0932-414888	0301-8059187	مالاکنڈ ایجنسی
24	مولانا مفتی عبدالغنی صاحب	مدرسہ عربیہ منہاج القرآن مبارک مسجد کپاس منڈی بنوں	928-622923	0334-9292396	بنوں/شمالی وزیرستان
25	مولانا ضیاء اللہ صاحب	جامعہ دارالعلوم سراج الاسلام ڈاکخانہ کاہی ہنگو	0925-670011	0333-5179142	ہنگو/کرم ایجنسی
26	مولانا نذیر احمد صاحب	جامعہ احیاء العلوم شہزاد کالونی وزیر آباد ٹانک	0963-510965	0300-9097122	ٹانک/جنوبی وزیرستان

صوبہ سندھ

نمبر شمار	نمائندہ	مدرسہ	فون نمبر	موبائل	متعلقہ علاقہ
1	مولانا ابراہیم سکر گاہی صاحب	جامعہ انوار العلوم ٹرسٹ مہران ٹاؤن کراچی		0321-2233366	کراچی
2	لانا ڈاکٹر سیف الرحمان صاحب	جامعہ عربیہ مفتاح العلوم سائٹ ایریا حیدر آباد	022-3612609	0301-3534970	حیدر آباد
3	مفتی عبید اللہ انور صاحب	خطیب مسجد دارالسلام لالچند باغ میر پور خاص	0233-3312811	0300-3312811	میر پور خاص

4	مولانا تاج محمد ناہیون صاحب	خطیب ٹیلی گراف مسجد ٹھنڈی سڑک حیدر آباد		0333 2602037-	حیدر آباد و ٹنڈو محمد خان
5	مولانا قاری خلیل احمد صاحب	جامعہ اشرفیہ والس روڈ سکھر	071 22993-	0300 8310931-	سکھر
6	مفتی اصغر علی آرائیں	الجامعہ الاسلامیہ الحمادیہ شہباز کالونی خیر پور میرس	0243 554041-	0300 8319122-	خیر پور میرس
7	مولانا محمد اسحاق صاحب	جامعہ انوار العلوم قاسمیہ میر پور ماتھیلو گھوٹکی	0723 651142-	0300 3122637-	گھوٹکی
8	مولانا طاہر محمود صاحب	الجامعہ الاسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ	074 4040542-	0300 3411651-	لاڑکانہ
9	مولانا فدا احمد صاحب	مدرسہ قاسم العلوم ایئر پورٹ روڈ جیکب آباد		0302 3171243-	جیکب آباد
10	مولانا محمد شفیع صاحب	جامعہ دار الفیوض الاسلامیہ ڈاکخانہ کندھ کوٹ کشمور	0722 571959-	0300 3116302-	کشمور
11	مولانا محمد عبداللہ صاحب	جامعہ ام المومنین خدیجہ الکبری للبنات چک شہر لکھی شکار پور	0726 576315-		شکار پور
12	مفتی محمد عرفان صاحب	جامعہ صدیق اکبر اکرم کالونی ٹنڈو والہ یار	0223 890005-	0300 3039632-	ٹنڈو والہ یار
13	مفتی محمد خالد میمن صاحب	دار العلوم اسلامیہ ہالانیو مٹیاری	0223 331744-	0333 1284602-	مٹیاری
14	مولانا قاری عبدالرشید صاحب	جامعہ دار العلوم الحسینیہ شہداد پور سانگھڑ	0235 842276-	0300 4491773-	سانگھڑ
15	مولانا عبدالغنی صاحب	دار العلوم سعیدیہ جامع مسجد قطر بدین		0333 3532010-	بدین

16	مولانا عبدالرحمان جمالی صاحب	خطیب جامع مسجد عمر کوٹ		0300 3053894-	عمر کوٹ
17	مولانا حفیظ الرحمان صاحب	مدرسہ عربیہ انوار القرآن والحدیث محلہ کیریہ نوشہروفیروز	024 2435695-	0300 3570747-	نوشہروفیروز
18	مولانا خیر محمد صاحب	مدرسہ عربیہ دار العلوم نور الہدی مٹھی شہر تھرپارکر	0232 261831-	0345 8594071-	مٹھی
19	مولانا منظور احمد سومرو صاحب	مدرسہ عربیہ دار الفیوض المحمدیہ میمن محلہ شہر دادو	0254 611629-	0300 3279329-	دادو
20	مولانا محمد ابراہیم صاحب	جامعہ باب الاسلام متصل دیگیر مسجد ٹھٹھہ	029 8770612-	0305 2828683-	ٹھٹھہ
21	مولانا محمد اسماعیل صاحب	جامعہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول محلہ ٹھٹھہ		0333 2592927-	سجاول

صوبہ گلگت بلتستان

نمبر شمار	نمائندہ	مدرسہ	فون نمبر	موبائل	متعلقہ علاقہ
1	مولانا حبیب اللہ صاحب	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام عیدگاہ روڈ گلگت	0581 452451-	0300 9007732-	گلگت
2	مولانا مفتی سرور احمد صاحب	جامعہ اسلامیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو	0575 27393423-	0346 8484590-	سکردو
3	مولانا سیف اللہ صاحب	مدرسہ دار العلوم غذر محلہ حافظ آباد گاہکوچ غذر	0581 482313-	0355 5209210-	غذر
4	مولانا عبدالکریم صاحب	جامعہ عربیہ دار القرآن محلہ موسیے داریل دیامر	0581 410136-	0355 5355303-	دیامر

☆☆☆

اِسلام اور ریاست

مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قرآن کریم کی سورۂ بقرہ کی آیت 208 میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ’’اے ایمان والو! اِسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ‘‘۔

اس ارشادِ ربانی کا واضح اور دوٹوک مفہوم یہ ہے کہ قرآن کریم کا اپنے ماننے والوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ مسجد سے لے کر بازار اور میدانِ کارزار تک طریق عبادت سے لے کر انٹرنیٹ اور ہوائی جہاز کے استعمال تک، غسل، وضو، طہارت وغیرہ کے جزوی مسائل سے لے کر اجتماعیات، معاشیات، سیاسیات اور بین الاقوامی تعلقات کے بڑے سے بڑے مسائل تک قرآنِ کریم اور اسلام سے رہنمائی حاصل کریں اور اس کے طے کردہ خطوط کے مطابق زندگی گزاریں۔

’’مذہب کی دنیا سیاست و ریاست کی دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہے اور مذہب خدا اور بندے کے درمیان انفرادی تعلق کا نام ہے‘‘ یہ خیال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی لوگوں کے ذہن میں موجود تھا اور آج بھی بعض لوگ اپنی مصلحتوں کے تحت اس سوچ کو عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ملک کے معروف قومی روزنامہ ’’جنگ‘‘ میں ’’اسلام اور ریاست: ایک جوابی بیانیہ‘‘ کے عنوان سے ایک صاحبِ قلم دانشور نے مفصل مضمون تحریر فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ’’یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے کہ ریاست کا بھی کوئی مذہب ہوتا ہے اور اس کو بھی کسی قراردادِ مقاصد کے ذریعے سے مسلمان کرنے اور آئینی طور پر اس کا پابند بنانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا‘‘ (روزنامہ ’’جنگ‘‘ ۲۲/ جنوری ۲۰۱۵ء)

ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے اس طویل مضمون میں پائے جانے والے تضادات اور

اشکالات کا نہایت مدلل، واضح اور اختصار و جامعیت کے ساتھ عالمانہ جواب دیا ہے (ملاحظہ ہو"جنگ" ۲۶/جنوری ۲۰۱۵ء)۔حقیقت یہ ہے کہ اس جواب کے بعد کسی مزید توضیح کی ضرورت یا کوئی تشنگی محسوس نہیں ہوتی تاہم حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کے فاضلانہ جواب کے بعد یہ طالب علمانہ تحریر محض اس لئے ہے کہ اگر کوئی عام قاری مذکورہ بالا پُر مغز مضمون کو کماحقہ نہیں سمجھ سکا تو وہ حضرت ہی کی بات کو قدرے عام فہم انداز میں سمجھ لے۔

چنانچہ گزارش ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کا خالق ایک ہے اسی طرح مذہبی و سیاسی اقتدار کا سرچشمہ بھی اسی کی ذات ہے۔فیصلہ کرنے اور فرمان روائی کا حق خالق کائنات کے سوا کسی کا نہیں۔ارشاد ہے: ﴿ان الحکم الا للّٰہ﴾ (یوسف:۴۰)"حکم نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے"۔دوسری جگہ ارشاد ہے :﴿الا لہ الخلق والامر﴾ (الاعراف:۵۴)"خبردار پیدا بھی اللہ نے کیا ہے اور حکم بھی اسی کا چلے گا"۔حتیٰ کہ جو حکمران اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں ان کے بارے میں فرمایا گیا"اور جو لوگ فیصلہ نہ کریں اس قانون کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ ظالم/ فاسق/ کافر ہیں۔(المائدہ:۴۴)

مذہب اور ریاست کی وحدت کے سلسلے میں ہمیں سیرت نبوی علیہ السلام کا ایک ایسا واقعہ ملتا ہے جو اس بات کی قطعی وضاحت کر دیتا ہے کہ مذہب و سیاست یا اسلام اور ریاست میں کوئی مغایرت نہیں دونوں ایک سکے کے دو رُخ ہیں، انہیں الگ الگ دائروں میں تقسیم کرنا دراصل اسلام میں اباحیت و خود پسندی اور بے عملی کا دروازہ کھولنا ہے۔

سیرت ابن ہشامؒ کے مطابق قبیلہ بنو عامر کا سردار بحیرہ بن فراس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تحریک کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور اس کی دُور رس نگاہوں نے تاڑ لیا کہ اسلامی انقلاب کی یہ تحریک جس رُخ اور نہج پر چل رہی ہے اس کی وسعت اور کامیابی یقینی ہے اور یہ کامیابی ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہوگی، اس سے معاشرے کے تمام پیمانے اور معیار بدل جائیں گے، چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سودے بازی کی کوشش کی اور"کچھ لو اور کچھ دو" کے اصول پر بات کرنی چاہی۔اس نے کہا:"جب آپ کو اپنے مخالفین پر فوقیت اور قبضہ حاصل ہو جائے تو آپ سیاسی اقتدار ہمارے حوالے کر دیں اور مذہبی رہنمائی کے منصب پر خود فائز رہیں" یہی وہ مقام تھا جہاں اسلام کی جامعیت کو واضح ہونا تھا اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تحریک کا بنیادی مقصد اور حقیقی نصب العین دوٹوک الفاظ اور بے لاگ انداز میں بیان فرمانا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں اگر مذہب کا کوئی محدود تصور ہوتا یا محض روحانی اصلاح پیش نظر ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا تردد فرما دیتے کہ مجھے اقتدار کے بکھیڑوں سے کیا واسطہ؟ یہ دنیا اور اہلِ دنیا کا کام ہے، وہ جانیں اور اُن کا کام جانے، لیکن یہاں اس سوچ کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مُبہم الفاظ میں فرمایا"اقتدار کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جس کے قبضہ میں

چاہیے، رکھے گا'' اسی ایک فقرے سے دین کی جامعیت اور اسلامی انقلاب کا مزاج سمجھ میں آ جاتا ہے یعنی ایک تو اقتدار واختیار اور حاکمیت کا حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس پر کسی فرد یا خاندان کا موروثی حق نہیں اور دوسرے یہ کہ نوعِ انسانی کی دینی ودنیوی اصلاح وفلاح کا مرکز بھی ایک ہی ہے، یہ نہیں کہ مذہبی رہنمائی، مصلحین کا کام ہے اور سیاسی اقتدار بادشاہوں کا مقدر ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد نبوت میں مسلمانوں کے لئے محض ایک پیر ومرشد اور واعظ نہیں تھے بلکہ عملاً ان کی جماعت کے قائد، رہنما، حاکم، قاضی، شارع، مُربی اور مُعلّم سب کچھ تھے۔ مسلم سوسائٹی کی پوری تشکیل آپ ہی کے بتائے، سکھائے اور مقرر کئے ہوئے طریقوں کے مطابق ہوتی تھی۔ اس لئے کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز روزے یا مناسک حج کی جو تعلیم دی صرف وہی مسلمانوں میں رواج پاگئی ہو اور باقی باتیں محض وعظ وارشاد سمجھ کر نظر انداز کر دی گئی ہوں بلکہ فی الواقع جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھائی ہوئی نماز فوراً مسجدوں میں رائج ہوگئی، اسی طرح شادی بیاہ اور طلاق ووراثت کے متعلق جو قوانین آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے انہی پر مسلمان خاندانوں میں عمل شروع ہوگیا، لین دین کے جو ضابطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کئے انہی کا بازاروں میں چلن ہوگیا، مقدمات کے جو فیصلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے وہی ملک کا قانون قرار پائے، لڑائیوں میں جو معاملات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ساتھ اور فتح پا کر مفتوح علاقوں کی آبادی کے ساتھ کئے وہی مسلم مملکت کے ضابطے بن گئے اور فی الجملہ اسلامی معاشرہ اور اس کا نظامِ حیات اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ انہی سنتوں پر قائم ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رائج فرمائیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلفاء راشدین نے یہ نہیں کیا کہ خود جہاد وجہانبانی میں مشغول ہوگئے ہوں اور عامة الناس کو آزاد چھوڑ دیا ہو کہ ہر شخص خود دین پر عمل کرتا رہے کہ یہ اس کا خدا کے ساتھ انفرادی معاملہ ہے بلکہ خلفاء راشدین نے دین کی روح کے مطابق انفرادی واجتماعی، خانگی ومعاشرتی اور ذاتی وحکومتی سطح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو پوری قوت سے نافذ کیا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی نگرانی بھی فرماتے تھے کہ صبح کی نماز کس کس شخص نے جماعت سے نہیں پڑھی اور کیوں؟

آج کے مصلحت بیں اس ارشادِ خداوندی سے صَرفِ نظر کر لیں تو ممکن ہے مگر خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیش نظر ہر وقت یہ ارشاد رہتا تھا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے۔ (الحج:۴۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان فرد یا جماعت کو کسی خطہ میں اقتدار عطا فرمائیں تو اس کا فرض ہے کہ وہ

اسلام کے اس اصلاحی نظام کو مملکت کے تمام ذرائع سے عمل میں لائے جو اس نے انسانیت کی فلاح کے لئے پیش کیا ہے۔ گویا محض اس کا قیام، محض قومی سرحدوں کی حفاظت، محض عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا اسلامی ریاست کا آخری اور انتہائی مقصد نہیں، اس کی امتیازی خصوصیت جو اسے غیر مُسلم ریاستوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان بھلائیوں کو فروغ دینے کی کوشش کرے جن سے اِسلام انسانیت کو آراستہ کرنا چاہتا ہے اور اُن برائیوں کو مٹانے اور دبانے میں اپنی ساری طاقت خرچ کردے جن سے اسلام انسانیت کو پاک کرنا چاہتا ہے۔

مذہب اور ریاست کو الگ الگ خانوں میں بانٹنے والوں کے لئے پوری اُمت کا اجماع معیار ہونا چاہئے۔ پوری اُمت نے دورِ خلافتِ راشدہ کو روشنی کا ایسا مینار قرار دیا ہے جس کی طرف بعد کے تمام ادوار میں فقہاء و محدثین اور عام دیندار مسلمان ہمیشہ دیکھتے رہے اور اسی کو اِسلام کے مذہبی، سیاسی، اخلاقی اور اجتماعی نظام کے معاملہ میں معیار سمجھتے رہے اور اسی سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ ''خلافت'' ایک اسلامی اصطلاح ہے اور نظامِ خلافت کے قیام اور نظامِ باطل کی جگہ نظامِ حق قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنا ہر کلمہ گو کی ذمہ داری ہے۔

''مذہبی بیانیہ'' میں اٹھائے گئے دیگر نکات کا مفصل و مدلل جواب حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی دے چکے ہیں، اس لئے ہم نے اپنی گفتگو کو اسلام اور ریاست کے تعلق کی حد تک محدود رکھا ہے، اور یہی اس مضمون کا مرکزی نکتہ ہے۔

☆......☆......☆

حضرت گنگوہیؒ کا خواب اور اس کی تعبیر

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے اپنے پہلے سفرِ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں خواب دیکھا تھا کہ:

(حضرت مولانا کی) چار انگلیوں سے خون جاری ہے، دو سے بکثرت، تیسری سے کم، چوتھی سے کچھ اور کم''۔

حضرت نے یہ خواب حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی سے عرض کیا، (جو اس وقت مکہ مکرمہ میں موجود تھے) اور اس کی تعبیر چاہی، حضرت مولانا مظفر حسین نے فرمایا:

''تمہاری چاروں نسبتیں جاری ہوں گی، دو کا جریان بہت زیادہ ہوگا''۔

حضرت مولانا اس خواب کو نقل کرنے کے بعد (آخر عمر میں) فرمایا کرتے تھے:

''اس وقت سے منتظر ہوں، مولوی مظفر حسین صاحب زندہ ہوتے تو کہتا کہ آپ نے ہی تعبیر فرمائی تھی، لیجیے اب کچھ کیجیے''۔

(تذکرۃ الرشید: ۱/۲۰۶)

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹویؒ کی مطبوعہ تصانیف

تحقیق: ڈاکٹر محمد ادریس سومرو

ترجمہ: مولانا کلیم اللہ سندھی

[زیر نظر تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کا تحریر کردہ ہے، جو انہوں نے سندھی زبان میں تحریر کیا ہے۔ مولانا کلیم اللہ سندھی نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ کچھ مفید اضافات بھی کیے ہیں۔ معلوماتی اور افادیت سے پُر یہ مضمون قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے...ادارہ]

❖......حاصل بحث

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی کو دوسرے ہمعصر علماء کے مقابلہ میں بڑا شرف قبولیت حاصل ہوا، آپ کی تصنیفات کو بھی دادِ تحسین ملا۔ ۱۵۰ تصنیفات میں ۴۰ تصنیفات شائع ہو چکی ہیں۔ ان ۴۰ کتابوں میں ۸ سندھی، ۱۲ فارسی اور ۲۰ عربی زبان میں ہیں، ہم ان مطبوعہ تصانیف کا لسانی ترتیب کے ساتھ تجزیہ پیش کرتے ہیں:

(الف) **سندھی کتب:**......مخدوم ھاشم ٹھٹوی کی سندھی کتابیں منظوم ہیں، آپ کی مطبوعہ سندھی کتابیں آٹھ ہیں، یہ آٹھوں کتابیں نظم کی صورت میں شائع بھی ہوئی ہیں البتہ ان میں سے تین کتابیں تسھیل کے ساتھ نثر کی صورت میں بھی شائع ہوئی ہیں، جو کہ اس طرح ہیں:

(۱)......اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ (۲)......بناء الاسلام (عقائد الاسلام) (۳)......تفسیر ھاشمی پارہ عم

(۴)......تنبیہ نامو۔ بی نمازیوں اور عاشورہ کے متعلق (۵)......راحۃ المومنین ذبح وشکار

(۶)......زاد الفقیر (روزہ کے مسائل) (۷)......سایہ نامہ (۸)......قوت العاشقین

ان کتابوں میں مندرجہ ذیل تین کتابیں نثر کی صورت میں تسھل کر کے شائع کی گئیں:

(۱)......تفسیر ھاشمی (۲)......راحۃ المومنین، ذبح وشکار (۳)......قوت العاشقین۔

ان آٹھ سندھی کتابوں کے ۴۷ ایڈیشن شائع ہوئے (راحۃ المومنین/ذبح وشکار ۱۳، بناء الاسلام، تفسیر ھاشمی ۸، قوت

العاشقین ۷، زادالفقیر ۴، سایہ نامہ ۲، اصلاح مقدمہ الصلاۃ اور تنبیہ نامہ ۱)

(ب) **فارسی تصنیفات:**......۱۲ فارسی کتابوں میں دو کتابیں ایسی ہیں جو صرف فارسی میں ہی شائع ہوئیں ہیں، ان کا ترجمہ اب تک شائع نہیں ہوا۔

(۱)...... حیات القلوب فی زیارت المحبوب (۲)......فتح الکلام فی کیفیة اسقاط الصلوٰة والصیام

باقی ۱۰ کتابوں کے ۴ تراجم (سندھی، انگریزی اور اردو) شائع ہوئے ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)......الباقیات الصالحات فی ذکر الأزواج الطاهرات **کا ایک ترجمہ سندھی**

(۲)...... تحفة الاخوان فی شرب الدخان **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۳)...... تحفة المسلمین فی تقدیر مهور أمهات المومنین **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۴)......حدیقة الصفا فی اسماء المصطفیٰ **کا ایک اردو ترجمہ**

(۵)...... ذریعة الوصول الی جناب الرسول s **کے دو تراجم سندھی، ایک ترجمہ اردو اور ایک انگریزی**

(۶)......رشف الزلال فی تحقیق فیء الزوال **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۷)......فتح القوی فی نسب النبی s **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۸)......**مدح نامہ سندھ کا ایک سندھی ترجمہ**

(۹)...... النفحات الباهرة **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۱۰)...... وسیلة الغریب الی جناب الحبیب s **ایک سندھی ترجمہ اور ایک اردو ترجمہ**

ان چار فارسی کتابوں میں ۶ فارسی متن شائع ہوئے۔ تحفۃ المسلمین، حیات القلوب، ذریعۃ الوصول، فتح القوی، فتح الکلام اور النفحات الباھرۃ، جن سے صرف النفحات الباھرۃ کا فارسی متن سندھی ترجمہ کے ساتھ، باقی ۵ کتابیں خالص فارسی متن کی صورت شائع ہوئیں۔

ان فارسی کتابوں میں دو کتابیں ایسی ہیں، جن کے سندھی تراجم شائع نہیں ہوئے ہیں: حدیقۃ الصفاء اور وسیلۃ الغریب۔

(ج) **عربی تصنیفات:**......۲۰ عربی کتابوں میں ۱۲ کتابیں ایسی ہیں جو عربی میں شائع ہوئی ہیں (ان کا کوئی بھی اردو، سندھی یا انگریزی ترجمہ شائع نہیں ہوا ہے) اور ان ۱۲ میں سے صرف دو کے اختصار شائع ہوئے ہیں:

(۱)......اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر (اختصار)

(۲)......ترصیع الدرة علی درهم الصرة

(۳)......تمام العنایة فی الفرق بین الطلاق الصریح والکنایة

(۴)......جنة النعيم فی فضائل القرآن الكريم(**اختصار**)

(۵)......حلاوه الفم بذكر جوامع القلم

(۶)......الخطبات الهاشميه

(۷)......درهم الصرة فی وضع اليمن على السُرة

(۸)......شد النطاق فيما يلحق الصريح من الطلاق

(۹)......الشفا فی مسئله الراء

(۱۰)...... القول الأنور فی حكم اللبس الأحمر

(۱۱)......اللؤ لؤ المكنون فی تحقيق مدالسكون

(۱۲)...... معيار النقاد فی تميز المغشو عن الجياد

باقی ماندہ ۸ کتابوں کے ۱۷ سندھی اور اردو تراجم شائع ہوئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)......بذل القوة فی حوادث سنی النبوة **کا ایک سندھی اور دو اردو تراجم**

(۲)...... تحفة القاری بمجمع المقاری **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۳)......التحفة المرغوبه فی افضلية الدعاء بعد المكتوبة **کے ۱۲ اردو تراجم**

(۴)......تنقيح الكلام فی النهی عن القراءة خلف الامام **کا ایک اردو ترجمہ**

(۵)...... فرائض الاسلام **کا ایک سندھی ترجمہ اور ایک اردو ترجمہ**

(۶)...... قصيده مدحيه **کا ایک سندھی ترجمہ**

(۷)...... كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين **کا ایک سندھی ترجمہ اور چار اردو تراجم**

(۸)...... الوصية الهاشمية **کے دو سندھی تراجم**

جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ۲۰ عربی کتابوں میں سے ۲ کے صرف اختصار شائع ہوئے ہیں (اتحاف الاكابر اور جنة النعيم)**، باقی ماندہ ۱۸ کتابوں کے عربی متن شائع ہوئے ہیں (اور دو کتابیں تنقیح اور قصیدہ مدحیہ کا عربی متن، ترجمہ کے ساتھ اور باقی ۱۶ کا صرف متن)**

ان ۱۶ میں سے ۴ کتابیں ایسی ہیں جو ترجمہ کے ساتھ بھی شائع ہوئی ہیں (تحفۃ القاری، التحفۃ المرغوبہ، کشف الریان اور الوصیۃ الھاشمیۃ)

❖......آخری گذارش

راقم نے اپنی معلومات کے مطابق مخدوم محمد ھاشم ٹھٹویؒ کی مطبوعہ تصانیف کا جائزہ پیش کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ان

کتابوں کے علاوہ مخدوم صاحب کی دوسری کتابیں بھی طبع ہوئی ہوں، یا انہی کتابوں کے اور ایڈیشن شائع ہوئے ہوں۔ اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر مذکورہ بالا کتابوں یا ایڈیشنوں کے علاوہ کوئی کتاب یا ایڈیشن ان کی معلومات میں ہے، یا کوئی قاری کسی دوسرے کے پاس ہونے کا یقینی علم رکھتا ہے تو احقر راقم الحروف کو مطلع کریں۔ راقم الحروف ان کا انتہائی مشکور رہے گا۔

❖......اضافہ از مترجم

(۱)...... کفایۃ القاری اعلیٰ کاغذ پر مکتبۃ الامدادیہ مکۃ المکرّمہ سے پہلا ایڈیشن ۱۴۱۸ھ ۲۰۰۷ء میں شائع ہوا ہے۔

(۲)......النور المبین فی اسماء البدریین مولانا سلیم اللہ سومرو کی تحقیق و تعلیق اور مولانا ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کی تقریظ کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر ڈیمی سائز میں المکتبۃ القاسمیہ کنڈیارو سندھ سے پہلا ایڈیشن ۱۴۳۲ھ میں شائع ہوا ہے۔

❖......حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم مولانا سلیم اللہ سومرو کی تحقیق، ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی کی تقریظ، تصحیح و مراجعت مولانا محمد ادریس سومرو کے مقدمہ کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۱۲۸ صفحات پر رنگین خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ پہلا ایڈیشن ۱۴۲۶ھ میں مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو سے شائع ہوا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر، / مخطوطہ / قاسمیہ لائبریری کنڈیارو میں موجود ہے۔

۲۔ ہر ایک کتاب کے مقدمہ میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹویؒ نے تصنیف کا سن تحریر کیا ہے، جیسا کہ مخدوم صاحب کا طریقہ کار ہے۔

۳۔ عباسی، مخدوم امیر احمد، مقدمہ ''بذل القوۃ''، مطبوعہ حیدرآباد، سندھی ادبی بورڈ سن ۱۹۶۶ء ص ۱۴۔

۴۔ اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ، مکتبۃ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔ و اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ قاسمیہ لائبری کنڈیارو۔

۵۔ اتحاف الاکابر کا قلمی نسخہ مکتبۃ الحرم المکی، مکۃ المکرّمہ (فوٹو اسٹیٹ قاسمیہ لائبریری کنڈیارو)

۶۔ مجموعہ رسائل مخدوم ٹھٹوی، موجود گڑھی یاسین (فوٹو قاسمیہ لائبریری کنڈیارو) کی ابتداء میں جس کے شروع میں اتحاف الاکابر کا وہی آخری حصہ شامل ہے۔

۷۔ راشدی، پیر حسام الدین، حاشیہ تکملۃ الشعراء از مخدوم محمد ابراہیم خلیل ٹھٹوی، سندھی ادبی بورڈ ص ۵۲ تا ص ۵۹۔

۸۔ راشدی، پیر حسام الدین، کتاب ''گالھیون گوٹھ وڈن جون'' (باتیں ان بستیوں کی) ص ۷۹۳ سے ۸۰۰

۹۔ راشدی، پیر حسام الدین، حاشیہ ''تکملۃ الشعراء'' مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ص ۵۹ اور گالیھون گوٹھ وڈن جون'' ص ۸۰۰

۱۰۔ عباسی مخدوم امیر احمد، مقدمہ بذل القوۃ، عربی، سندھی ادبی بورڈ ۱۹۶۶ء ص ۱۱

۱۱۔ اتحاف الاکابر کے کئی قلمی نسخہ جات کئی ملکی و غیر ملکی کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ''قاسمیہ لائبریری'' میں اس کے دو مخطوطے اور تین فوٹو اسٹیٹ نقول موجود ہیں۔

۱۲۔الفادانی،محمد یاسین،کتاب الفیض الرحمانی باجازۃ الشیخ محمد تقی عثمانی،طبع اول،دارالبشائرالاسلامیہ بیروت ۱۹۸۶ء ص ۹۷

۱۳۔السندی،عبدالقیوم بن عبدالغفور،ڈاکٹر،تحقیق ''کشف الرین عن مسئلۃ رفع الیدین للشیخ محمد ھاشم ٹھٹوی'' ناشر جامعہ دارالفیوض الاسلامیہ کندھکوٹ ۱۴۲۳ء ص ۱۰۱

۱۴۔ ایسے دو قلمی نسخے راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہیں۔ایک نسخہ میں یہی اشعار سرخ سیاہی سے اور دوسرے سیاہ سیاہی سے حاشیہ پر تحریر ہیں۔

۱۵۔خود مترجم سے خط وکتابت کے ذریعے معلوم ہوا۔

۱۶۔راقم الحروف نے خود یہ ترجمہ کمپوز شدہ مکتبہ اصلاح وتبلیغ والوں کے پاس دیکھا اوران کی فہرست کتب اپریل ۲۰۰۱ء میں اس کا اشتہار دیا گیا۔

۱۷۔ملاحظہ ہو،راقم الحروف کا مقالہ ''سندھی علماء کے زیر مطالعہ سیرت شامیہ کا ایک نادر قلمی نسخہ'' ماہوار شریعت سکھر جولائی ۲۰۰۱ء ص ۱۸

۱۸۔بھٹی،محمد اسحاق ''فقہاء ہند'' جلد ۵،حصہ دوم،طبع لاہور ۱۹۸۱ء ص ۱۲۳

۱۹۔ یہ ایڈیشن راقم الحروف کے پاس موجود نہیں ہے،البتہ علامہ قاسمی صاحب نے اپنے پاس نادر کتابوں اور مخطوطات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ملاحظہ ہو کتاب ''سندھ جے دینی ادب جو کیٹلاگ''۔

۲۰۔استاد محمد یوسف ''شاکر'' ابڑو،انتقال کر گئے ہیں۔راقم الحروف نے انتقال سے دو تین مہینے پہلے ملاقات کی تھی۔

۲۱۔ملاحظہ ہو،بناءالاسلام المعروف بنیادالایمان طبع دوم ۱۹۵۵ء ص ۳

۲۲۔تمام العنایہ کا ایک خوبصورت قلمی نسخہ راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہے،جو صرف ایک ورق (۲صفحات) پر مشتمل ہے۔

۲۳۔تنبیہ الغافلین (تنبیہ نامہ بے نمازیوں اور عاشورہ بابت) طبع ۱۳۱۲ھ لاہور ص ۷

۲۴۔السندی،عبدالقیوم بن عبدالغفور ڈاکٹر مقدمہ،کشف الرین عن مسئلہ رفع الیدین ''للمخدوم الٹھٹوی'' ناشر جامعہ دارالفیوض ''اسلامیہ'' کندھکوٹ،جیکب آباد،طبع اول ۱۴۲۳ء

۲۵۔شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کا انتقال کچھ عرصہ قبل ہوا ہے،آپ کی اسانید پر مشتمل کتاب ''امداد الفتاح فی اسانید عبدالفتاح ابوغدہ'' بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۲۶۔ڈاکٹر،غلام مصطفیٰ خان،اس نسخہ کو مصنف کا خود نوشتہ تسلیم نہیں کرتے،دلائل کیلئے،آپ کا مقالہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۔الحزب الاعظم اور اردو وظائف کی مشہور کتاب ملا علی قاریؒ کی تصنیف ہے۔

۲۸۔مناجات مقبول،مولانا اشرف علی تھانویؒ کا تصنیف کردہ اوراد ووظائف پر مشتمل رسالہ۔

۲۹۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ''بذل القوۃ'' کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۳۰۔اس سندھی ترجمہ پر سن اشاعت اگرچہ ۱۹۹۲ء بتایا گیا ہے،لیکن میری ذاتی معلومات کے مطابق مہران اکیڈمی کے ترجمہ (از مولانا رفیع الدین چنہ) کے بعد شائع ہوا ہے،خود مقدمہ میں حوالہ کے طور پر ۱۹۹۴ء میں مطبوعہ ماخذ کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔اس لئے اس ترجمہ کو رفیع الدین چنہ والے سندھی ترجمہ کے بعد رکھا گیا ہے۔

۳۱۔۱۹۷۳ء کا وہ ایڈیشن راقم الحروف نے نہیں دیکھا ہے،البتہ ڈاکٹر اللہ رکھیو بُٹ صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے،ملاحظہ ہو،آپ کا مقالہ''۱۸۱۹ء سے لے کر ۱۹۰۰ء تک مطبوعہ سندھی تصانیف کا جائزہ'' قسط ۳ سہ ماہی مہران نمبر ۳ /۱۹۹۵ء ص ۱۲۳

۳۲۔ مولانا حافظ عبدالحمید بھٹی دارالھدیٰ ٹھیڑی کے فارغ التحصیل اور مشہور افسانہ نویس رشید بھٹی کے والد تھے۔

۳۳۔مولوی محمد عظیم اینڈ سنز شکارپور کی طرف سے مطبوعہ ایسے تین ایڈیشن راقم الحروف کے سامنے ہیں،حال میں اس کا دسواں ایڈیشن اسی ادارے کی طرف سے ڈیمی سائز میں شائع ہوا ہے۔

۳۴۔اس ایڈیشن کی معلومات ڈاکٹر بٹ صاحب کے مقالہ''۱۸۱۹ء سے لے ۹۰۰ء تک مطبوعہ سندھی کتابوں کا جائزہ'' قسط ۴ سہ ماہی مہران ۳/ ۱۹۹۵ء ص ۱۲۳ سے ملتی ہے۔

۳۵۔مولف کی طرف سے اپنی کتاب کے متعلق تحریر کردہ نوٹس اور تشریحات کو''منہیات'' کہا جاتا ہے۔

۳۶۔ڈاکٹر مولانا قاری عبدالقیوم میرانی السندی کا تعلق کندھکوٹ (ضلع جیکب آباد) سے ہے،انہوں نے ابتدائی تعلیم اور درس نظامی اندرون سندھ کے مدارس سے حاصل کر کے،دورہ حدیث اور تخصص کی تعلیم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے حاصل کی،اس کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے،جہاں جامعہ اسلامیہ سے شعبہ قراءت سے فارغ التحصیل ہو کر''جامعہ ام القریٰ'' مکۃ المکرّمہ میں لیکچرر مقرر ہوئے۔وہاں اس وقت اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں۔قاری صاحب نہایت ملنسار طبیعت،اعلیٰ استعداد اور کھلے ذہن کے مالک ہیں۔جنہوں نے عربستان میں بیٹھ کر سندھ والوں کی علمی خدمت کا تہیہ کیا ہوا ہے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی کافی علمی کاوشیں خوبصورت طباعت سے آراستہ ہو کر اپنی حیثیت منوا چکی ہیں،آپ نے مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی کی کافی کتابیں عربی میں ایڈٹ کر کے شائع کی ہیں اور مزید شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں،مثلاً:

١۔ الشفاء فی مسئلة الراء تحقيق ط ١٤٢٠ھ

٢۔ اللؤ لؤ المكنون فی تحقيق مدالسكون للمخدوم التتوی، تحقيق ط ١٤٢ھ

٣۔ تحفة القاری مجمع المقاری ترجمه و تحقيق ١٤٢١ھ

٤۔ كشف الرين عن مسئله رفيع اليدين تحقيق ١٤٢٣ھ

٥۔ الحجة القوية فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تيميه

۶۔ كفاية القارى فی متشابهات القرآن للمخدوم محمد هاشم ٹھٹوی۔

۷۔ کشف الرمز عن وجوده الوقوف علی الهمز للمخدوم التتوی ، تحقیق زیرِطبع

ان کے علاوہ آپ ۱۴۲۶ھ میں ''الامام ابوالحسن السندی الکبیر حیاته وآثاره '' کے عنوان سے عربی میں ایک تحقیق لکھ کر سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک کتاب ''فهرست مخطوطات علماء السند فی مکتبات الحرمین'' کے نام سے مرتب کی ہے، جس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے کتب خانوں میں موجود سندھی علماء کے قلمی کتابوں (مخطوطات) کا تفصیلی بیان ہے۔ آپ کی اور بھی کافی تصانیف ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالقیوم السندی صاحب نے عربستان میں بیٹھ کر، اتنی علمی خدمات سرانجام دے کر ہمیں بارہویں صدی کے ان محدثین کی یاد تازہ کرائی ہے، جنہوں نے سندھ سے ہجرت کر کے عربستان میں جا کر علم کے جواہر بکھیرے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قاری صاحب کو عمر نوح با صحت وسلامت عطا کرے، تاکہ وہ علمی خدمات سرانجام دیتے رہیں۔ آمین

۳۷۔ ''خوشا ایں کتاب'' کا ابجد ۱۳۹۱ نکلتا ہے اور سال کا ابجد ۹۱ ہے۔ بنا ''سال'' کے خوشا ایں کتاب'' کا ابجد میں مطلب ہے کہ ''سال'' کے اعداد ۹۱ ''خوشا ایں کتاب'' کے عدد ۱۳۹۱ سے نکال دیتے جائیں تو جواب میں ۱۳۰۰ رہیں گے۔

۳۸۔ ملا جمع آخوند مخطوطات اور نادر مطبوعات کے قدیم بیوپاری ہیں، کوئٹہ کے رہائشی جمع خان اس وقت ۷۰ سال کے لگ بھگ ہیں، ضعیف العمر بھی ہو گئے ہیں، ۴۰۔۴۵ سالوں سے کتابوں کی تجارت اس طرح کر رہے ہیں کہ خریدار کو گھر بیٹھے کتابیں پہنچاتے ہیں۔ قیمت اپنی پسند کی لیتے ہیں، کتابوں کی گٹھڑی ہمیشہ کاندھوں پر، اب تو گٹھڑی کی گرہ کھولتے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر کسی نایاب ونادر کتاب کا آرڈر دیا جائے تو آسمان سے بھی اتار کر لائیں گے اور کہیں نہ کہیں سے حاصل کر کے پہنچائیں گے۔ راقم الحروف نے بھی کافی نایاب کتابیں حاصل کی ہیں۔ آپ سے قیمت کم کرانا جرم میں شمار ہوتا ہے۔ اب بڑھاپے کی وجہ سے کوئٹہ میں بیٹھ کر اشاعت کا کام شروع کیا ہے اور آپ کی گشتی گاڑی بیٹے نے سنبھالی ہے، لہٰذا وہ بھی چکر لگاتا رہتا ہے، لیکن آموں کی لذت آمڑیوں (کیریوں) میں کہاں!

۳۹۔ علی بن حافظ والے سندھی ترجمہ کے دو قلمی نسخے اس احقر نے دیکھے ہیں دونوں کے فوٹو اسٹیٹ حاصل کئے ہیں۔

۴۰۔ مترجم موصوف: مولانا عبدالعلیم ندوی، مشہور محقق مولانا عبدالرشید نعمانی کے برادر ہیں۔

۴۱۔ اکثر لوگ ''قوْت العاشقین'' کا تلفظ صحیح طریقہ سے نہیں کرتے، ''قوت'' (واو پر جزم اور تا طویل = بمعنی غذا) کی جگہ ''قوۃ'' (واو مشدد، تا مدورہ۔ بمعنی طاقت) پڑھتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔

۴۲۔ خان بہادر محمد صدیق میمن ''قوت العاشقین''، طبع مسلم ادبی سوسائٹی حیدرآباد ۱۹۵۰ ص ۲

۴۳۔ لیتھو پر مطبوعہ ایک نسخہ، عالمیہ لائبریری سید وباغ کنڈیارو (راقم الحروف کے ننھیال کی لائبریری) میں موجود ہے لیکن نہ اس کے شروع کے اوراق ہیں اور نہ آخر کے۔

۴۴۔ڈاکٹر اللہ رکھیو بُٹ ، مقالہ ''۱۹۱۹ء سے لے کر مطبوعہ سندھی کتابوں کا جائزہ'' قسط ۳ سہ ماہی مہران نمبر ۳ /۱۹۹۵ء ص ۱۲۳۔

۴۵۔یاد رہے کہ مخدوم صاحب نے ''کشف الرین'' ۱۱۴۹ھ میں تالیف کی جس کیلئے آپ مقدمہ میں لکھتے ہیں۔سنة الف ومائةو تسع وار بعين هجرية

پیر جھنڈو کے کتب خانہ میں موجود قلمی ''کشف الرین'' میں کاتب سے ''اربعین'' کا لفظ تحریراً چھوٹ گیا ہے، وہاں خال بھی چھوڑ دیا، ادھر بھینڈ وشریف والوں نے اسی قلمی نسخہ کے مطابق ''کشف الرین'' چھپوایا تو انہوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی اور نہ کسی اور قلمی نسخہ کی طرف مراجعت کی، اس لئے ایڈیشن میں ''اربعین'' کا لفظ رہ گیا۔ اس لئے ''اربعین'' کے لفظ چھوڑ کر باقی اعداد کی معنی بنتی ہے، ''ایک ہزار ایک سو اور نو......'' جو تاریخی لحاظ سے بالکل غلط بھی ہے اور خلاف حقیقت بھی' مزے کی بات یہ ہے کہ مترجم نے بھی اس بات کی طرف توجہ کی زحمت نہیں کی اور اردو ترجمہ میں بھی یہی غلطی کر گئے ہیں اور ہمارے ایک سکندری فاضل برادر نے اسی بنیاد پر مخدوم صاحب کی علمی شان کی عمارت کھڑی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: آپ کی سب سے قدیم تصنیف مشہور کتاب ''کشف الرین عن مسئلة رفع الیدین'' ہے جو آپ نے سن ۱۱۰۹ء میں تحریر کی اور اس وقت آپ کی عمر صرف پانچ سال تھی! جبکہ اس کتاب کے ماخذ ومصادر پر نظر ڈالی جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ صرف پانچ سالوں کا بظاہر چھوٹا بچہ یہ حوالہ جات کہاں سے لاسکتا ہے''۔ ملاحظہ ہو مقالہ ''حضرت صاحب محمد ھاشم ٹھٹوی کے دو تصانیف کا تعارف'' سہ ماہی ''الھدیٰ'' شمارہ ۱۱ شاہپور چاکر۔

۴۶۔ڈاکٹر عبدالقیوم السندی، مقدمہ ''کشف الرین'' عربی ۱۴۲۳ھ ص ۴۳

۴۷۔''مدح نامہ سندھ'' (فارسی) سننے میں آیا ہے کہ مولانا محمد ادریس ڈاھری صاحب یہ رسالہ، سندھی ترجمہ اور فارسی متن کے ساتھ شائع کروا رہے ہیں۔

۴۸۔اس مدح نامہ (سندھی ترجمہ کے ساتھ) کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا ہے لیکن راقم الحروف کو نہیں مل سکا۔

۴۹۔ماہوار ''الراشد'' (قسط نمبر ۷) مارچ اپریل ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔

** کلھوڑا دور تک سندھ میں عربی اور فارسی زبانوں کا راج زیادہ رہا ہے۔ دفتری زبان عموماً فارسی ہوتی تھی، لہٰذا علماء سندھ نے عوام الناس کے لیے دینی مسائل کو ان کی مادری زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح سندھی کتابوں کی ابتداء ہوئی پھر جس عالم نے بھی ایسی کوئی تصنیف کی تو اس تصنیف کو اس کی ''سندھی'' کے نام سے پکارا جانے لگا مثلاً: ''ابوالحسن جی سندھی''، ''میاں عیسیٰ جی سندھی''، ''مخدوم ضیاء الدین جی سندھی'' وغیرہ۔

☆......☆......☆

صدر اور ناظم اعلیٰ وفاق کی مصروفیات

ادارہ

ملتان سے اسلام آباد روانگی:......۲۴؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۶؍جنوری ۲۰۱۵ء جمعۃ المبارک کی شام، ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب زید مجدہم جامعہ خیر المدارس، ملتان سے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے۔

وفاقی وزیر داخلہ کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں شرکت:......۲۵؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۷؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ نے قائدین اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے ہمراہ وزیر اعظم سیکرٹریٹ اسلام آباد میں وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں کے راہنما بھی موجود تھے۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے تنظیمات مدارس دینیہ پاکستا کی نمائندگی کرتے ہوئے وفاقی وزیر داخلہ، دیگر وزراء اور سیاسی جماعتوں کے ذمہ داروں کے سامنے دینی مدارس کا موقف بڑی وضاحت کے ساتھ مدلل پیش کیا۔ دینی مدارس کی طرف سے ملک وملت کے مفاد میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرنے کے باوجود دینی مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک اور نامناسب رویہ کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے نئے رجسٹریشن فارم پر تحفظات سے آگاہ فرمایا۔ وفاقی وزیر داخلہ نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ بغیر ثبوت کے اور تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان وحکومت کے متفقہ رجسٹریشن فارم آنے تک کسی مدرسہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

لاہور میں حکومتی اعلیٰ عہدیداران سے ملاقات:......اسی روز اسلام آباد سے لاہور پہنچے اور لاہور میں بھی بعض حکومتی اعلیٰ عہدیداران وافسران سے ملاقات کی اور دینی مدارس کے امور پر تبادلہ خیال فرمایا۔

جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں منعقدہ تحفظ مدارس دینیہ کنونشن میں شرکت:......۲۶؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۸؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار حضرت ناظم اعلی وفاق نے جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں ''تحفظ مدارس دینیہ کنونشن'' میں شرکت کی اور فیصل آباد ڈویژن کے اہل مدارس وعلمائے کرام سے خطاب میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے حکومت کے ساتھ ہونے والے مذاکرات سے آگاہ فرمایا۔ دینی مدارس پر کئے جانے والے اعتراضات اور اہل مدارس کی ذمہ داریوں پر تفصیلی گفتگو کی۔

حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سے کراچی میں ملاقات:......۲۷؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۹؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز پیر حضرت ناظم اعلی وفاق نے کراچی میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اور شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سے ملاقات کی اور موجودہ ملکی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا نیز دینی مدارس سے متعلقہ امور پر بھی مشاورت کی۔

ریس کلب کراچی میں پریس کانفرنس:......اسی روز پریس کلب کراچی میں حضرت مفتی محمد نعیم صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب، حضرت مولانا سعید یوسف صاحب، حضرت مولانا امداداللہ صاحب کے ہمراہ گستاخانہ خاکوں کے خلاف پریس کانفرنس کی اور فرمایا گستاخانہ خاکوں کے خلاف مسلم حکمران اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ مدینہ منورہ میں جمع ہوکر حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا کو متحد ہونے کا پیغام دیں۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے ۲۳؍جنوری ۲۰۱۵ء کو یوم حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا اعلان کیا۔ دینی مدارس کی رجسٹریشن کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا تمام اداروں (دینی مدارس، این جی اوز اور عصری تعلیمی اداروں) کی بلاتفریق، بلاتخصیص یکساں نظام کے تحت رجسٹریشن کی جائے۔

ولانا حافظ حسین احمد مدظلہ کے ہمراہ جامعۃ الرشید کراچی کا دورہ:......اسی روز ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے سیکرٹری اطلاعات جمعیت علمائے اسلام پاکستان حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب کے ہمراہ حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہم کی دعوت پر جامعۃ الرشید، کراچی کا دورہ کیا۔ جامعہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کیا۔ رئیس الجامعہ حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ اور حضرات اساتذہ کرام سے ملاقات کے دوران موجودہ ملکی صورت حال، حکومت اور مدارس کے مابین مذاکرات، مدارس کی رجسٹریشن کے معاملات پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے موقف سے آگاہ کیا۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی تقریب میں شرکت:......۲۸؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز منگل ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا امداداللہ صاحب کے صاحبزادے حافظ محبّ اللہ کی تکمیل حفظ قرآن کی تقریب میں

شرکت کی اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دینی مدارس قوم کی دینی راہنمائی کے ساتھ ساتھ نئی نسل کی تعلیم و تربیت میں مصروف عمل ہیں۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں تقریب کی صدارت:......۲۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱ جنوری ۲۰۱۵ء بروز بدھ ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ''بین المذاہب وبین المسالک ہم آہنگی'' کے موضوع پر منعقدہ تقریب کی صدارت کی اور تفصیلی خطاب فرمایا۔

صدر الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ سے ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی خصوصی ملاقات:......۷ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۸ جنوری ۲۰۱۵ء بروز بدھ ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے کراچی میں ملاقات کی اور 21 ویں ترمیم کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال حالات، دینی مدارس کی رجسٹریشن، مقتدر طبقوں سے چلنے والے مذاکرات سے آگاہ کیا اور مدارس سے متعلق مختلف امور پر مشاورت کی۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے حکومت کے ساتھ معاملات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوششوں کو سراہا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان ڈویژن کے اجلاس میں شرکت:......۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق یکم فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان میں ملتان ڈویژن کے مہتممین حضرات و علمائے کرام کے اجلاس میں شرکت کی۔ ''مدارس و مساجد کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مدارس و مساجد کا تحفظ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ مدارس کی خودمختاری کے لئے آخری سانس تک جدوجہد جاری رہے گی۔ اسلام اور مدارس کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ مدارس نے ہمیشہ امن کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس و ائمہ مساجد کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ پارلیمانی کمیٹی اور تنظیمات مدارس پاکستان کے متفقہ فیصلوں کی پابندی کی جائے۔ اجلاس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا زبیر احمد صدیقی، محترم جناب ناصر الدین خاکوانی، مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا سلطان محمود ضیاء و دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی رحلت:......اسی روز اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے اپنی وفات سے کچھ دیر قبل ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب کو کندھوں پر تھپکی دی اور فرمایا اللہ کے بعد آپ دینی مدارس کے محافظ ہیں۔ موجودہ دور میں مدارس کے خلاف سازشیں عروج پر ہیں۔ آپ ہر سطح پر مدارس کا تحفظ یقینی بنائیں۔

ناظم اعلی وفاق کی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی نماز جنازہ میں شرکت:......۲۱/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲/فروری ۲۰۱۵ء بروز سوموار ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہروڑ پکا، ضلع لودھراں میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ سے قبل حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مشن اور دینی مدارس کی ترجمانی کرتے ہوئے انتہائی جرات مندانہ، تاریخ ساز اور عظیم الشان خطاب فرمایا۔ نماز جنازہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔

حضرت نے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے زندگی بھر احیاءِ دین، دینی مدارس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی۔ اسی مشن کی عملی جدوجہد میں حضرتؒ کا انتقال ہوا۔ ہم عہد کرتے ہوئے مولانا کے اس مشن کی تکمیل کے لئے تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دینی مدارس کی سٹریٹ پاور کسی سے کم نہیں۔ اگر مدارس کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند نہ ہوا، فتنہ قادیانیت کو ابھرنے کا موقع دیا گیا تو ملک بند کرنے کی کال دے سکتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کا جامعہ خیر المدارس، ملتان میں درس حدیث:......۱۳/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۳/فروری ۲۰۱۵ء بروز منگل ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کی دعوت پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم جامعہ خیر المدارس، ملتان تشریف لائے اور جامع مسجد خیر المدارس میں علماء کرام، اساتذہ کرام اور طلبہ عزیز کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، !علمائے کرام استقامت کے ساتھ دین کا کام کرتے رہیں۔ کسی بھی قسم کی سختی سے نہ گھبرائیں اور طلبہ اپنی تمام تر توجہ دینی تعلیم کے حصول پر مرکوز رکھیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے درس حدیث دے کر تقریب میں موجود تمام علمائے کرام اور دورہ حدیث کے طلبہ کو سند حدیث سے نوازا۔ اس تقریب میں دارالعلوم کبیر والہ، جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان، جامعہ رحیمیہ فتح العلوم اور ملتان کے قرب وجوار کے مدارس وجامعات کے اساتذہ کرام وطلبہ عزیز نے بھی شرکت کی۔

اہل مدارس (ضلع خانیوال) کے اجلاس میں شرکت:......اسی روز ناظم اعلی وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے اہل مدارس (مہتممین وعلمائے کرام) ضلع خانیوال کے مشاورتی اجلاس میں شرکت کی اور شرکائے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دینی مدارس کو دہشت گردی سے جوڑنا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بین الاقوامی سازشوں کا حصہ ہے تاہم مدارس کی آزادی وخودمختاری پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور مدارس کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو اللہ کے فضل وکرم سے ناکام بنادیں گے۔ ان شاء اللہ..☆☆

وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ مختلف اخباری بیانات اور پریس ریلیز

[دینی مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور پروپیگنڈہ کے خلاف، نیز دیگر قومی وملی امور پر وفاق المدارس کی قیادت کی طرف سے اخباری بیانات مستقل اور مسلسل جاری کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لئے وہ بیانات نذر قارئین ہیں..]

مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، عبدالرحمٰن ملک کی ناظم اعلیٰ وفاق سے گفتگو

(پ-ر) سابق وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک نے اپنے دور میں مدارس کی قیادت اور حکومت کے مابین ہونے والے معاہدے کو سینیٹ میں بل کے طور پر پیش کرنے اور قانون سازی کروانے کا اعلان کر دیا۔ مولانا حنیف جالندھری نے اس معاہدے کی روشنی میں قانون سازی کی حمایت کا عندیہ دے دیا، اپنے دور میں بارہا تحقیقات کروائیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مدارس کا دہشت گردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، وطن عزیز کو عدمِ استحکام اور انتشار وافتراق سے دوچار کرنے والے عناصر مدارس کے بارے میں پروپیگنڈے کرتے ہیں اور مدارس مخالف کارروائیوں کے مطالبات کرتے ہیں، قوم کو ایسے عناصر سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ سابق وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک اور مولانا محمد حنیف جالندھری کے درمیان ٹیلی فونک رابطہ ہوا جس کے دوران عبدالرحمٰن ملک نے مولانا حنیف جالندھری کو آگاہ کیا کہ ان کے دور میں حکومت اور مدارس کی قیادت کے مابین جو معاہدہ ہوا تھا، انہوں نے اس معاہدہ کو بل کی شکل میں سینیٹ میں پیش کر دیا ہے اور وہ اس معاہدہ کی روشنی میں باضابطہ قانون سازی کی کوشش کریں گے۔ وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے اس معاہدے کی روشنی میں قانون سازی کی حمایت کا عندیہ دے دیا جس کا باضابطہ اعلان وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔ اس موقع پر عبدالرحمٰن ملک نے کہا کہ انہوں نے اپنے دور میں بارہا تحقیقات کروائی ہیں اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، مدارس ملک وقوم کی خدمت اور تعلیم کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن ملک نے کہا مدارس کو دہشت گردی سے نتھی کرنے والوں کے پس پردہ مذموم مقاصد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے دور میں مدارس کی قیادت کے ساتھ تمام معاملات کو بات چیت اور مفاہمت کے ساتھ حل کیا اور ایک ایسا معاہدہ کرنے میں کامیابی حاصل کی جو ملک کے بہتر مستقبل کی ضمانت ہے، لیکن کچھ شر پسند عناصر ہمارے دور میں بھی اور موجودہ دور میں بھی مدارس کے خلاف کارروائی

کرنے کے مطالبات محض اس لیے کرتے ہیں تاکہ پاکستان عدم استحکام اور انتشار وافتراق کا شکار ہو، پوری قوم کو ایسے عناصر پر کڑی نظر رکھنی ہوگی اور ان سے خبردار رہنا ہوگا۔

☆......☆......☆

مدارس کی آزادی وخودمختاری کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔چودھری شجاعت کا ناظم اعلیٰ وفاق سے ٹیلی فونک رابطہ

(پ-ر) مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت قومی ایکشن پلان کی آڑ میں دینی مدارس کو بدنام نہ کرے، کیوں کہ ایک بھی مدرسہ دہشت گردی میں ملوث نہیں، مدارس کی آزادی وخودمختاری کا ہر صورت تحفظ کریں گے، ماضی میں فوجی عدالتوں کا غلط استعمال کیا گیا، اس بار بھی ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ وہ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فون پر اور پارلیمنٹ کے باہر میڈیا کے نمایندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ چودھری شجاعت حسین اور قاری حنیف جالندھری نے قومی ایکشن پلان میں مدارس کے حوالے سے حکومتی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا اور دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دینی مدارس کے خلاف کسی بھی سازش کے خلاف مشترکہ جدوجہد کی جائے گی۔ اس موقع پر چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ وہ وزیراعظم اور وزیر داخلہ کی حیثیت سے تحقیقات کرواچکے ہیں، لیکن کوئی مدرسہ دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث نہیں پایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کی آزادی اور خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پارلیمانی جماعتوں کی طرف سے تیار کردہ مشترکہ قومی ایکشن پلان سے مدرسوں کا نام نکالا جائے، انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے اخبارات کے لیے جاری کردہ اشتہارات سے مدارس کا نام نکال دیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایکشن پلان کے تحت کسی بھی مدرسہ کے خلاف کارروائی کی گئی تو ہم اس کی بھرپور مذمت کریں گے۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے دینی مدارس کے حوالے سے مثبت موقف اختیار کرنے پر چودھری شجاعت حسین کا شکریہ ادا کیا۔

☆......☆......☆

مدارس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا ارادہ نہیں، گورنر سندھ کی ناظم اعلیٰ وفاق سے گفتگو

(پ-ر) دینی مدارس ملک وملت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں اور ریاست کے حصے کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں، مدارس کے خلاف کسی قسم کی کاروائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ازخود مدارس کو پریشان کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی، ہم نہ صرف یہ کہ دینی مدارس کی خدمات کے خود معترف ہیں بلکہ مختلف فورمز پر مدارس کے کردار وخدمات کا اظہار بھی کرتے ہیں ان خیالات کا اظہار گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد نے وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کے ساتھ ٹیلی فونک گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس ملک وملت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں اور بچوں کو دینی تعلیم دینے اور ان کی کفالت کے حوالے سے ریاست کی ذمہ داریاں اپنی مدد آپ

کے تحت سرانجام دے رہے ہیں جسے ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت مدارس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا کوئی اردہ نہیں رکھتی، خاص طور پر سندھ میں ایسا کوئی پروگرام نہیں۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے انہیں بعض مدارس کی طرف سے ملنے والی شکایات سے آگاہ کیا جس پر انہوں نے یقین دہانی کروائی کہ وہ ایسی شکایات کا نہ صرف یہ کہ ازالہ کریں گے بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کریں گے جو ازخود اعلیٰ سطحی ہدایات کے بغیر اس قسم کی کارروائیاں کرتے ہیں۔گورنر سندھ نے مولانا محمد حنیف جالندھری کو بتایا کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود مدارس کی خدمات اور کردار کے معترف ہیں بلکہ مختلف فورمز پر انہوں نے مدارس کی کردار و خدمات کا تذکرہ کر کے کئی لوگوں کی مدارس بارے غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد کے تعاون اور ان کے حقیقت پسندانہ طرز عمل کا شکریہ ادا کیا۔

☆......☆......☆

مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کا ارادہ نہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب کی ناظم اعلیٰ وفاق سے گفتگو

(پ-ر) وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ علمائے کرام کے تعاون کے بغیر نہیں جیتی جاسکتی۔ مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کا کوئی ارادہ نہیں' منع کرنے کے باوجود چھاپوں اور توہین آمیز سلوک کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا' قومی وحدت پیدا کرنے کے لیے مذہبی اور سنجیدہ حلقے میدان میں آئیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ علمائے کرام نے ہر مشکل میں پاکستان کا ساتھ دیا اور دہشت گردی کے خلاف توانا آواز بلند کی' اس وقت جبکہ ہماری مسلح افواج دہشت گردوں کے خلاف آپریشن ضرب غصب میں مصروف ہیں ہمیں قومی وحدت کی اشد ضرورت ہے اور یہ کام منبر و محراب کے ذریعے علمائے کرام ہی کر سکتے ہیں۔انہوں نے ملک میں امن وامان کے حوالے سے علماء کے کردار کی تعریف کی، اس موقع پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ملکی استحکام اور سالمیت کے لیے حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔انہوں نے وزیر اعلیٰ کو یقین دہانی کروائی کہ علمائے کرام ملک میں قیام امن کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس کو ہراساں کرنے مدارس پر چھاپوں اور ارباب مدارس سے ہتک آمیز سلوک کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا جس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے مدارس پر چھاپے بند کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔مگر اس کے باوجود اگر کہیں اس طرح کا واقعہ پیش آیا تو اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔

☆......☆......☆

شاہ عبداللہ مرحوم کی رحلت عالم اسلام کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) شاہ عبداللہ مرحوم کی انسانیت کی فلاح و بہبود کے کے لیے خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی ،شاہ عبداللہ مرحوم کی رحلت عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے،اسلامی دنیا ایک عظیم رہنما سے محروم ہوگئی ، پاکستانی قوم شاہ عبداللہ کی محبت ، ہمدردی اور تعاون کو کبھی فراموش نہیں کر پائے گی ۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے سعودی عرب کے نو منتخب بادشاہ سلیمان بن عبدالعزیز کے نام اپنے ایک تعزیتی مکتوب میں کیا۔ مولانا جالندھری نے اپنے مکتوب میں پاکستانی قوم کی طرف سے سعودی عرب اور شاہی خاندان کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ شاہ عبداللہ مرحوم کی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں ۔شاہ عبداللہ مرحوم نے امت مسلمہ کے اتحاد، عالمی امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ناظم اعلیٰ وفاق نے کہا کہ شاہ عبداللہ مرحوم کے دور میں حرمین شریفین کی توسیع اور تعمیر نو کے حوالے سے بے مثال کام ہوا۔ جنرل سیکریٹری وفاق نے شاہ عبداللہ کی رحلت کو عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور کہا کہ اسلامی دنیا ایک عظیم رہنما سے محروم ہوگئی ۔ پاکستانی قوم شاہ عبداللہ کی محبت اور ہر مشکل مرحلے پر انہوں نے جس طرح پاکستانی قوم کے ساتھ تعاون اور ہم دردی کا اظہار کیا اسے پاکستانی قوم کبھی فراموش نہیں کرپائے گی ۔

☆......☆......☆

یوم عظمت رسول کے موقع پر اکابرین وفاق کا مختلف مواقع پر خطاب

(پ-ر) دنیا کسی غلط فہمی میں نہ رہے حرمتِ رسول پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے، عالمی برادری دنیا میں قیام امن کے لیے اظہار رائے کی آزادی کی حدود و قیود کا تعین کرے، پاکستان اور عالمِ اسلام کے حکمران گومگو کی کیفیت سے نکل کر حرمت رسالت پر جرأتمندانہ اور دوٹوک موقف اپنائیں ،تمام مذاہب کے انصاف پسند مذہبی رہنماء اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے دنیا کو فساد سے بچانے کی کوشش کریں ان خیالات اظہار وفاق المدارس کی اپیل پر منائے گئے یوم عظمتِ رسول کے موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں صدر مولانا سلیم اللہ خان، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی ، جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور جامعہ بنوریہ عالمیہ کے مولانا مفتی محمد نعیم نے کراچی میں ،مولانا محمد حنیف جالندھری نے ملتان ،مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق نے اکوڑہ خٹک ،مولانا حسین احمد نے پشاور، مولانا فضل الرحیم نے لاہور، مولانا قاضی عبدالرشید نے راولپنڈی ،مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن نے حیدرآباد سندھ ،مولانا قاری مہر اللہ نے کوئٹہ بلوچستان ،مولانا سعید یوسف نے پلندری آزاد کشمیر اور مولانا محمود الحسن اشرف نے مظفرآباد میں اور دیگر ہزاروں علماء کرام نے مختلف شہروں میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر تمام مساجد کے ائمہ وخطباء نے عظمت انبیاء اور اسوہ رسول اکرم کو اپنے خطبات کا موضوع بنایا اور اس

عزم کا اظہار کیا کہ آزادی اظہار رائے کی آڑ میں حرمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری دنیا میں امن وامان کے قیام کے لیے آزادی اظہار رائے کی حدود وقیود کا تعین کرے۔ائمہ وخطباء نے پاکستان اور عالم اسلام کے حکمرانوں سے اپیل کی کہ وہ گومگو کی کیفیت سے نکلیں اور حرمت رسالت کے معاملے میں حقیقت پسندانہ اور جرات مندانہ موقف اختیار کریں۔وفاق المدارس کے رہنماؤں نے تمام مذاہب کے انصاف پسند رہنماؤں سے بھی کہا کہ وہ تمام انبیاء کرام کی عزت وعظمت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔وفاق المدارس کے زعماء نے عوام الناس سے کہا کہ وہ اسوہ رسول اکرم کو اپنانے کا اہتمام کریں اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی کامل پیروی کو یقینی بنائیں تاکہ دشمن کے مذموم مقاصد کو ناکام بنایا جاسکے۔

☆......☆......☆

مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس کے رہنما اور جید عالم دین شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی 85 سال کی عمر میں انتقال کر گئے' انہیں گزشتہ روز وفاق المدارس کے اجلاس کے دوران اسٹیج پر بیٹھے ہوئے دل کا دورہ پڑا۔جس پر انہیں فوری قریبی ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ان کی نماز جنازہ آج صبح 10 بجے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں میں ادا کی جائے گی۔نماز جنازہ میں ملک بھر سے علمائے کرام،شیوخ، دینی مدارس کے طلباء، سیاسی اور سماجی رہنما شرکت کریں گے۔مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے اپنی زندگی کے آخری لحات میں وفاق المدارس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حدیث مبارکہ پڑھی کہ ''جس کو امانت کی پاسداری کا لحاظ نہ ہو اور وعدہ پورا نہ کرے اس کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں''۔انہوں نے وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کو ان کی خدمات پر تھپکی دیتے ہوئے کہا کہ صرف مدارس کا دفاع ہی کافی نہیں بلکہ پاکستان کی بقاء کے لئے خطرہ بننے والے حکمرانوں کی پالیسیوں کی نشاندہی بھی ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کی بقاء کے لئے اسلامی نظام کا نفاذ ناگزیر ہے۔دریں اثناء وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی وفات کو عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا صدیوں پر نہ ہوسکے گا۔

☆......☆......☆

خادم حرمین شریفین، شاہ عبداللہ مرحوم

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دنیائے عالم میں اس وقت ۵۷ ممالک ایسے ہیں جن کے حکمران مسلمان ہیں، ان حکمرانوں میں حال ہی میں رحلت کر جانے والے سعودی فرماں رواشاہ عبداللہ بھی تھے بشری کمزوریوں سے انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی مستثنیٰ نہیں تاہم جس مسلمان کی نیکیاں غالب ہوں اس کی تحسین اور اس کے ساتھ ''حسنِ ظن'' شریعت مطہرہ کا حکم ہے، بالخصوص جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائے تو ہمیں اس کی نیکیوں کا تذکرہ اور کمزوریوں سے صرفِ نظر کا حکم دیا گیا ہے۔سعودی فرماں رواشاہ عبداللہ میں بھی کچھ ایسی خصوصیات اور امتیازی اوصاف تھے جن کا تذکرہ نہ کرنا یقیناً ناانصافی ہوگی۔

شاہ عبداللہ نے حرمین شریفین کی جس تدبر، تدبیر اور محبت وخلوص کے ساتھ خدمت کی، جس انداز سے حرمین شریفین کی توسیع کا اہتمام کیا، جس فیاضی کے ساتھ حرمین شریفین کے نظام کو خوب تر بنانے کیلئے خرچ کیا، جس قسم کے ماہرین کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حرمین شریفین کی خدمت پر لگایا اور جس طرح ہر گزرتے دن کے ساتھ انہوں نے حرمین شریفین میں سہولیات، نفاست، تعمیر اور صفائی ستھرائی کا اہتمام کیا اسے دیکھ کر انسان بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ حرمین شریفین کی خدمت پر مامور افراد اللہ تعالیٰ کے خاص اور منتخب بندے ہیں اور اللہ نے ان لوگوں کا صرف انتخاب ہی نہیں فرمایا، بلکہ ان کے لیے توفیق بھی ارزاں فرمائی اور حرمین شریفین کی خدمت کو ان کے لیے سہل بھی فرما دیا۔جس کے نتیجے میں انہوں نے حرمین شریفین کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

شاہ عبداللہ کے دورِ حکومت میں حج کے فریضہ کو آسان سے آسان بنانے کے لیے اور حاجیوں کو سہولتوں کی فراہمی کے لیے جو اقدامات اٹھائے گئے وہ بلاشبہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں، کہاں وہ دور جب رمی کے دوران کئی جانیں ضائع

ہوجایا کرتی تھیں اور کہاں آج کا وقت جب ہر سال کے حج میں گزشتہ سال کے حج کے مقابلے میں سہولتوں اور آسانیوں کے حیرت انگیز مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں، قدم قدم پر حجاج خادم الحرمین الشریفین کو دعائیں دیتے نظر آتے ہیں، شاہ عبداللہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ انسانیت کے خادم حکمران تھے، دنیا کے جس خطے میں کوئی آفت یا مصیبت آتی، کوئی حادثہ ہوتا، کہیں مسلمان مظلوم ہوتے، کسی قدرتی آفت کا شکار ہوتے تو شاہ عبداللہ ان کی ہر ممکن خدمت اور تعاون کرنے کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔

شاہ عبداللہ کی پاکستان کے ساتھ محبت بھی مثالی تھی، پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا شاہ عبداللہ پاکستانی عوام اور حکمرانوں کے شانہ بشانہ دکھائی دیے، شاہ عبداللہ نے پاکستانی عوام کی خدمت کے لیے ایک مستقل ادارہ قائم کیا، متاثرینِ زلزلہ کے ساتھ خصوصی تعاون کیا، سیلاب سے دوچار لوگوں کی ہر ممکن مدد کی، ان کے لیے مکانات بنوائے، راشن تقسیم کروایا، خیمے مہیا کیے، مساجد اور اداروں کی تعمیرِ نو کی، شاہ عبداللہ پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے تھے، پاکستانی قوم کے لیے وہ مضطرب ہوجاتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل ان کی طرف سے پاکستانی عوام کے لئے دیا گیا تحفہ اس کی واضح مثال ہے، پاکستان کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی پاکستانیوں سے محبت کے مظاہر دیکھے جا سکتے ہیں۔

شاہ عبداللہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے اور دنیا کو امن وسکون کا گہوارہ بنانے کے لیے مثالی کردار ادا کیا، انہوں نے دنیا کے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو انسانی بنیادوں پر ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ شاہ عبداللہ نے اپنے دور میں اس بات کا اہتمام کیا کہ دنیا بھر کے اہلِ علم کی، دین کی خدمات میں مصروفِ عمل لوگوں کی جس قدر خدمت ہو سکے انہوں اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، دنیا بھر کے اہلِ علم کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر انہیں حج کے لیے بلاتے، ان کا اعزاز واکرام کرتے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو عالمِ اسلام میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرنے پر عالمی سطح کے اعزاز اور ایوارڈ سے نوازا، اب طویل عرصہ تک ان کی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گی، ان کے کارہائے نمایاں تاریخ کے صفحات میں چمکتے دمکتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے۔ امید ہے ان کے جانشین اور سعودی فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز بھی ان کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے خیر کے ان کاموں کو یونہی جاری وساری رکھیں گے۔ اللہ ان کی مدد ونصرت فرمائے، آمین

☆☆☆

مسافرانِ آخرت

ادارہ

حضرت مولانا محمد نافعؒ کی وفات:......ترجمان اہل سنت، مایہ ناز مصنف و محقق، حضرات صحابہ کرامؓ کے سچے عاشق حضرت مولانا محمد نافع صاحب نور اللہ مرقدہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۴م کو تقریبا ۱۰۰ سال کی طویل عمر پانے کے بعد اس دار فنا سے دار البقا کے مسافر بن گئے۔انا للہ وإنا إلیہ راجعون.

آپ کی پیدائش ۱۳۳۵ھ بمطابق 1915ء قریہ محمدی شریف کے ایک عالم ربانی حضرت مولانا عبدالغفور صاحبؒ کے ہاں ہوئی، اپنے والد مرحوم کے پاس قران کریم حفظ کیا، اس کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور دینی تعلیم دارالعلوم محمدی شریف جھنگ اور گجرات میں حاصل کی۔۱۳۶۲ھ میں آپؒ دورہ حدیث کی غرض سے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۳۶۳ھ بمطابق ۱۹۴۳ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں آپ نے شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاویؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ وغیرہ اساطین علم وفضل سے کسب فیض فرمایا۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اپنے علاقہ میں قائم دارالعلوم محمدی شریف میں تدریسی خدمات انجام دینا شروع کی، ۱۹۴۷ء قیام پاکستان کے بعد تنظیم اہل سنت والجماعت سے منسلک ہوئے اور دفاعِ صحابہ اور دشمنانِ صحابہ کے رد میں تصنیفی و تحقیقی خدمات انجام دینا شروع کردیں، جو تادم وفات جاری رہیں۔

۳۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اگلے روز ۳۱ دسمبر ۲۰۱۴ء کو بوقت مغرب جب سال کا آخری سورج دنیا کی نظروں سے روپوش ہو رہا تھا، علم وعمل کا یہ عظیم شہسوار بھی اپنی علمی و تصنیفی خدمات سے دنیا کو ایک صدی منور کرتے ہوئے دنیا کی نظروں سے روپوش ہوگیا۔

حضرت مولانا نور محمد تونسویؒ کا سانحہ ارتحال :......مناظر اسلام، محقق اہل سنت، وکیل احناف حضرت مولانا ابواحمد نور محمد تونسویؒ مورخہ ۱۵؍جنوری ۲۰۱۵ء بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بروز جمعرات دِن ایک بجے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

آپ ۱۹۴۷ء کو کوٹ قیصرانی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان میں جناب احمد بخش بن محمد رمضان کے گھر پیدا ہوئے۔ قیصرانی بلوچ قوم سے تعلق تھا۔اسکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور مختلف اساتذہ کرام سے

درسی کتب پڑھی، دورۂ حدیث ۱۳۹۱ھ کو مخزن العلوم خان پور میں کیا۔ بخاری ثانی حضرت درخواستیؒ اور اول مولانا واحد بخش کوٹ مٹھن والوں کے پاس تھی۔ دورہ کی باقی کتب فاضل دیوبند مولانا ابراہیم تونسویؒ کے پاس پڑھیں، بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ سے قائم کیا، انھی سے دو مرتبہ دورۂ تفسیر بھی پڑھا۔ فراغت کے بعد تدریس کا آغاز کیا اور ۱۹۸۹ء کو جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کی بنیاد رکھی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تحقیق وتالیف اور تصنیف بھی آپ کا عمر بھر کا مشغلہ رہا، ہر میدان اور ہر محاذ پر آپ نے مسلک حق کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ ڈنکے کی چوٹ سرانجام دیا۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف کی تعداد تیس (۳۰) سے زائد ہے۔

۱۵؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات دن ایک بجے اہل سنت کا یہ عظیم راہ نما، مسلک دیوبند کا بے باک ترجمان خالق حقیقی سے جاملا۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا سانحہ ارتحال :......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس کے رہنما شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، یکم فروری بروز اتوار بمطابق ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، 85 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۱۵؍جون ۱۹۳۴ء میں موضع سلیم پور، تحصیل جگراؤں، ضلع لدھیانہ میں حافظ محمد یوسف مرحوم کے گھر آنکھ کھولی، موضع سلیم پور کے ہی ایک سکول میں آٹھویں تک عصری تعلیم حاصل کی، اسی دوران ہندوستان تقسیم ہوگیا تو آپ والدین کے ساتھ شورکوٹ میں آ گئے اور شورکوٹ میں ہی ۱۹۴۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا، دینی تعلیم کے لیے سب سے پہلے دارالعلوم ربانیہ (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد) میں ۱۹۴۹ء میں داخلہ لیا، یہاں آپ دو سال تک زیر تعلیم رہے پھر تین سال مدرسہ اشرف الرشید فیصل آباد میں تعلیم حاصل کرتے رہے، ۱۹۵۵ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث کیا، آپ کے نامور اساتذہ میں دارالعلوم دیوبند کے سابق استاذ حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ شامل ہیں، صحیح بخاری اور جامع ترمذی مولانا عبدالخالق صاحبؒ سے پڑھیں اور مسلم شریف مولانا مفتی محمود صاحبؒ سے پڑھی۔ فراغت کے بعد ایک سال مدرسہ نعمانیہ کمالیہ میں اور ایک سال مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تدریس کی پھر اس کے بعد ۱۹۵۷ء سے ۱۹۷۲ء تک دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے، اس کے بعد تاحیات جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کیا گیا، اور تاحیات آپ اس منصب جلیل پر فائز رہے۔ آپ کا روحانی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری، مولانا عبدالعزیز رائے پوری اور حضرت سید نفیس شاہ صاحب رحمہم اللہ سے رہا، آپ کے دس جلدوں پر مشتمل خطبات اور مختلف درسی تقریریں منظر عام پر آ چکی ہیں جو انتہائی وقیع اور لائق استفادہ ہیں۔

ادارہ وفاق ان تمام حضرات اکابر علماء کی وفات پر رنجیدہ اور افسردہ ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ باری تعالیٰ سے دست بدست ملتجی ہے کہ باری تعالیٰ اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرما کر ان تمام حضرات کی کامل مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے۔ ان تمام حضرات پر تفصیلی مضامین آئندہ شماروں میں شائع کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ